Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

Er. M. Salam Sb
Flat No.-704
Block No.-43
Sector-4
New Shimla 171009

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہٗ و نصلّی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 39

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20پونڈ £ یا
40امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10پونڈ £

3 شعبان 1423 ہجری 30 تبوک 1382 ہش 30/ ستمبر 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 27/ ستمبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور شرائط بیعت کی دسویں شرط کے تحت اطاعت در معروف کی تفصیل بیان فرمائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ

استقامت کے حصول کیلئے مجاہدہ کریں اور ریاضت سے اسے پائیں

کیونکہ وہ انسان کو ایسی حالت پر پہنچا دیتی ہے جہاں اس کی دُعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

’’نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی دُعا ہے جو انسان کو تمام برائیوں اور فواحش سے محفوظ رکھ کر حسنات کا مستحق اور انعام الٰہیہ کا مورد بنا دیتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ اسم اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام صفات کو اس کے تابع رکھا ہے۔ اب ذرا غور کرو۔ نماز کی ابتداء اذان سے شروع ہوتی ہے۔ اذان اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے یعنی اللہ کے نام سے شروع ہو کر لا الہ الا اللہ یعنی اللہ ہی پر ختم ہوتی ہے۔ یہ فخر اسلامی عبادت ہی کو ہے کہ اس میں اول اور آخر میں اللہ تعالیٰ ہی مقصود ہے نہ کچھ اور۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی عبادت کسی قوم اور ملت میں نہیں ہے۔ پس نماز جو دُعا ہے اور جس میں اللہ کو جو خدائے تعالیٰ کا اسم اعظم ہے مقدم رکھا ہے۔

ایسا ہی انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔ اسم اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (سورۃ الفاتحہ ۱:٦) میں اس کی طرف ہی اشارہ فرمایا ہے اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا۔ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (سورۃ حم السجدہ ۴۱:۳۱) یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے نیچے آگئے اور اس کے اسم اعظم استقامت کے نیچے جب بیضۂ بشریت رکھا گیا پھر اس میں اس قسم کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ ملائکہ کا نزول اس پر ہوتا ہے اور کسی قسم کا خوف و حزن ان کو نہیں رہتا۔

میں نے کہا ہے کہ استقامت بڑی چیز ہے۔ استقامت سے کیا مراد ہے؟ ہر ایک چیز جب اپنے عین محل اور مقام پر ہو وہ حکمت اور استقامت سے تعبیر پاتی ہے۔ مثلاً دوربین کے اجزاء کو اگر جدا جدا کر کے ان کو اصل مقامات سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھ دیں وہ کام نہ دے گی۔ غرض وضع الشیء فی محلّہ کا نام استقامت ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ ہیئت طبعی کا نام استقامت ہے۔ پس جب تک انسانی بناوٹ کو ٹھیک اسی حالت پر نہ رہنے دیں اور اسے مستقیم حالت میں نہ رکھیں وہ اپنے اندر کمالات پیدا نہیں کر سکتی۔ دُعا کا طریق یہی ہے کہ دونوں اسم اعظم جمع ہوں۔ اور یہ خدا کی طرف جاوے کسی غیر کی طرف رجوع نہ کرے خواہ وہ اس کی ہوا و ہوس ہی کا بت کیوں نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو جائے تو اس وقت ادعونی استجب لکم کا مزہ آ جاتا ہے۔

پس میں چاہتا ہوں کہ آپ استقامت کے حصول کیلئے مجاہدہ کریں اور ریاضت سے اسے پائیں کیونکہ وہ انسان کو ایسی حالت پر پہنچا دیتی ہے جہاں اس کی دُعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے۔ اس وقت بہت سے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو عدم قبولیت دُعا کے شاکی ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ افسوس تو

باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا نبی یا اسکے خلفا جو بھی حکم دیں گے ہمیشہ معروف حکم ہی دیں گے

انکی اطاعت ہر لحاظ سے فرض ہے یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ تم نے خدا کے نبی اور وقت کے امام کو مان کر خود کو محفوظ کر لیا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 ستمبر 2003 بمقام مسجد فضل لندن

قادیان 26 ستمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر شرائط بیعت کی تفاصیل پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ الممتحنہ کی آیت نمبر ۱۳ تلاوت فرمائی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

ترجمہ: اے نبی جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں اور اس امر پر تیری بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی کسی پر کوئی جھوٹا الزام لگائیں گی جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑ لیں اور نہ ہی معروف امور میں تیری نافرمانی کریں گی تو تو انکی بیعت قبول کر اور ان کیلئے اللہ سے بخشش طلب کر یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر فرمایا گذشتہ خطبے میں شرائط بیعت میں سے آخری شرط میں ذکر ہوا تھا کہ معروف باتوں میں ہم اطاعت کریں گے تو اس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسیح موعود یا اسکے خلفاء کیا غیر معروف باتوں کا بھی حکم دیں گے۔ اسی طرح قرآن مجید کی جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اسمیں بھی عورتوں کو حکم ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت معروف باتوں میں کریں گی تو یہاں سوال اٹھتا

باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی (مسیح موعود)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ مخالفین و معاندین احمدیت نے سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر نہایت گندی اور دلآزار زبان استعمال کر کے حضور پُر نور رحمہ اللہ کی شانِ اقدس میں حد درجہ کی گستاخی کی اور کہا کہ نعوذ باللہ من ذالک آپ اپنے دَور میں ناکام و نامراد رہے اور آپ کو کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ ہم نے گزشتہ گفتگو میں قرآن مجید کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا تھا کہ مخالف و معاند علماء کی یہ گستاخیاں اور حسد ہی دراصل اس بات کا آئینہ دار ہے کہ جماعت احمدیہ بفضلہٖ تعالیٰ جہاں عددی اعتبار سے دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے وہیں اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں اس کا قدم ایک مضبوط مینار پر ہے۔

جس وقت فرعون زمانہ ضیاء الحق نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اور جماعت پر انسانیت سوز آرڈیننس کا اجراء کر کے انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنے کی بھرپور کوشش کی تو آپ نے سنتِ انبیاء پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت فرمائی اور سچی ہجرت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو ہجرت اللہ کی خاطر ہوتی ہے اس میں اللہ کی طرف سے ہر طرح کی کامیابیاں ملتی ہیں اور جسمانی روحانی ترقیات و فتوحات کے دروازے کھولے جاتے ہیں اس اعتبار سے جب ہم سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دَورِ ہجرت کو دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ اس دَورِ ہجرت میں جماعت نے اس قدر عظیم الشان ترقی کی کہ گزشتہ دَور میں اس کی نظیر نہیں ملتی چنانچہ ہم ذیل میں ان حیرت انگیز ترقیات کی ایک جھلک اپنے قارئین کی خدمت میں محترم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لنڈن کے ایک مضمون کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں:-

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

۱۹۸۴ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پاکستان سے ہجرت فرمائی تو ایسے ممالک جہاں احمدیت کا پودا لگ چکا تھا کی تعداد (۹۱) تھی۔ حضور انورؒ کے پاکستان سے ہجرت کے ۱۹ سال کے دور میں ۸۴ نئے ممالک میں احمدیت داخل ہوئی اور یہ وہ سال ہیں جب مخالفین احمدیت نے جماعت کو مٹانے کی پوری کوشش کی اور مولویوں نے ملک ملک کے دورے کر کے جماعت کو ناکام کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جماعت نے ہر میدان میں غیر معمولی عظیم الشان ترقی کی وہاں بڑی تیزی سے نئے ممالک میں بھی احمدیت کا نفوذ ہوا۔ نفوذ کے لحاظ سے سال وار جائزہ پیش ہے۔

۱۹۸۵ء موریطانیہ، روانڈا، برونڈی، موزمبیق۔

۱۹۸۶ء بورکینا فاسو، طوالو، کیری باس، ویسٹرن سموا، ملاوی، روڈرگ آئی لینڈ، برازیل، تھائی لینڈ، بھوٹان، نیپال، یوگوسلاویہ، زنجبار۔

۱۹۸۷ء کونگو (برازویلیا)، پاپوانیوگنی، فن لینڈ، پرتگال، Nauro اور آئس لینڈ۔

۱۹۸۸ء ٹونگا، ساؤتھ کوریا، جزائر مالدیپ، گیبون، سولومن آئی لینڈز۔

۱۹۹۰ء مارشل آئی لینڈ، مائکرونیشیا، Tokelau، میکسیکو۔

۱۹۹۱ء Ne Caledonia، منگولیا۔

۱۹۹۲ء Chuukis, Guam، لتھوانیا، بیلورشیا۔

۱۹۹۳ء ہنگری، کولمبیا، ازبکستان، یوکرین، تاتارستان۔

۱۹۹۴ء البانیا، رومانیہ، بلغاریہ، چاڈ، کیپ ورڈ، قازاخستان، Norfolkis۔

۱۹۹۵ء کمبوڈیا، ویتنام، لاؤس، جمائیکا، Grenada، ایکٹوریل گنی، Macedonia۔

۱۹۹۶ء Slovenia, El Salvador، بوزنیا، قرغیزستان۔

۱۹۹۷ء میں کروشیا۔

۱۹۹۸ء Nicaragua، مایوٹی آئی لینڈ۔

۱۹۹۹ء چیک ریپبلک، سلووک ریپبلک، Ecuodor Lesotho۔

۲۰۰۰ء سنٹرل افریقن ریپبلک، ساؤتومے، سیشلو، سوازی لینڈ، بوٹسوانا، نمیبیا، ویسٹرن صحارا، جبوتی، اریٹریا، کوسوو، موناکو، اندورا۔

۲۰۰۱ء وینزویلا، سائپرس، مالٹا، آذربائیجان۔

۲۰۰۲ء مالدووا۔

مساجد کی تعمیر

دور ہجرت کے پہلے سال ۸۴-۸۵ء میں نئی مساجد جو دنیا بھر میں قائم ہوئیں ان کی تعداد ۳۲ تھی۔

۸۵-۸۶ء میں یہ تعداد ۳۲ سے بڑھ کر ۲۰۶ ہو گئی۔

۸۶-۸۷ء میں ۱۳۶ نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔

مساجد کی تعمیر اور بنی بنائی مساجد کے عطا ہونے کی رفتار میں بھی حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوا جسکا اندازہ مندرجہ ذیل تین سالوں کے جائزہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

۱۹۹۹ء میں ۱۵۲۴ مساجد کا اضافہ ہوا۔

۲۰۰۰ء میں ۱۹۱۵ مساجد کا اضافہ ہوا۔

۲۰۰۱ء میں ۲۵۷۰ مساجد کا اضافہ ہوا۔

ہجرت کے ۱۹ سالوں میں مجموعی طور پر کل ۱۱۳۶۷ نئی مساجد جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں قائم کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ ان میں سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۱۰۶۵ مساجد اپنے اماموں اور مقتدیوں سمیت گاؤں کے گاؤں احمدی ہونے کی وجہ سے جماعت کو عطا ہوئی اور ۱۶۹۸ مساجد جماعت نے خود تعمیر کی ہیں۔

مختلف ممالک میں نئی جماعتوں کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور ہجرت میں نئی جماعت کے قیام میں غیر معمولی اور حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ لندن آنے کے بعد پہلے سال یعنی ۸۴-۸۵ء میں ۲۸ نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور پھر اگلے سال ۸۵-۸۶ء میں یہ تعداد ۲۸ سے بڑھ کر ۲۵۴ ہو گئی اور پھر اگلے سال ۸۶-۸۷ء میں یہ تعداد بڑھ کر ۲۵۸ ہو گئی۔ اس کے بعد اس میں سال بہ سال مسلسل حیرت انگیز اضافہ ہوتا رہا۔ اس رفتار کا اندازہ آخری تین سالوں کے جائزہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

سال ۱۹۹۹-۲۰۰۰ء میں دنیا بھر میں ۶۱۷۵ مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ سال ۲۰۰۰-۲۰۰۱ء میں ۱۲۳۴۳ مقامات پر نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔

سال ۲۰۰۱-۲۰۰۲ء میں دنیا بھر میں ۴۴۸۵ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

ہجرت کے ۱۹ سالوں میں دنیا بھر میں ۳۵۳۵۸ مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

یورپین ممالک میں تبلیغی مراکز کا قیام

حضور انورؒ کے دور مبارک میں یورپ کے درج ذیل ممالک میں پہلی بار مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز خریدے گئے۔

فرانس، پرتگال، آئرلینڈ، بلجیم، پولینڈ، ترکی، البانیا، بلغاریہ، کوسوو، بوسنیا۔

اور اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۸ یورپین ممالک میں مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کی مجموعی تعداد ۱۴۸ ہو چکی ہے جبکہ ۱۹۸۴ء میں یہ تعداد کُل ۸ ممالک میں صرف ۱۶ تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۹۲ء سے جماعت کو پولینڈ میں اپنا خوبصورت اور وسیع رقبہ پر مشتمل مشن ہاؤس خریدنے کی توفیق ملی۔ اس قطعہ زمین کا کل رقبہ ۲۲۴۰ مربع میٹر ہے۔ اس میں تین منزلہ عمارت بنی ہوئی ہے۔ جس میں آٹھ کمرے، کچن اور باتھ روم وغیرہ شامل ہیں۔ یہ جگہ وارسا شہر کے اندر واقع ہے۔ مشن کے سامنے خوبصورت پبلک پارک ہے۔ سابقہ کمیونزم ایسٹ بلاک میں یہ جماعت احمدیہ کا پہلا باقاعدہ مشن ہاؤس ہے۔

امریکہ کے تبلیغی مراکز

۱۹۸۴ء تک امریکہ میں تبلیغی مراکز کی تعداد صرف ۶ تھی۔ اب اللہ کے فضل سے وہاں تبلیغی مراکز کی تعداد ۳۶ ہو چکی ہے۔

کینیڈا کے تبلیغی مراکز

۱۹۸۴ء میں کینیڈا میں پانچ مشن ہاؤسز تھے۔ دور ہجرت میں پانچ نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ وہاں کے بعض پرانے مشن ہاؤسز کو فروخت کر کے ان کی جگہ بیسیوں گنا بڑے مشن ہاؤسز خریدے گئے۔ مثلاً ۱۹۸۴ء تک ٹورانٹو میں ایک تین بیڈ کا مشن ہاؤس تھا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ یہاں تین منزلہ مشن ہاؤس ہے جس میں ۱۱ دفاتر، ۲ بڑے ہال اور تین بیڈروم کا رہائشی یونٹ شامل ہے۔ علاوہ ازیں ۲۵ ایکڑ زمین لی گئی ہے اور چار ملین ڈالر کی لاگت سے مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔

۱۹۹۹ء میں ”مسی ساگا“ (Missisaga) میں ایک نہایت ہی باموقعہ اور خوبصورت عمارت مناسب قیمت پر خریدنے کی توفیق عطا ہوئی۔ یہ عمارت ۱۶-۱۵ ایکڑ کے پلاٹ پر تعمیر شدہ ہے۔ مسقف حصہ ۲۸ ہزار مربع فٹ ہے۔ ۲۱۸ گاڑیوں کی پارکنگ کا انتظام ہے۔ ایک بہت بڑا ہال ہے جس میں ۱۲۰۰ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ۴۰ دفاتر ہیں جن میں ہر قسم کا فرنیچر موجود ہے۔ ساری عمارت ایئر کنڈیشنڈ ہے اور نہایت اچھی حالت میں ہے۔ یہ عمارت ۱۹ لاکھ ۹۵ ہزار ڈالر میں خریدی گئی ہے۔ اس عمارت کی خرید کیلئے جماعت احمدیہ کینیڈا نے تین ماہ کے عرصہ میں ۲۰ لاکھ ڈالر سے زائد رقم اکٹھی کی۔ عورتوں نے اپنے زیورات کثرت سے پیش کئے۔

USA اور Canada کے علاوہ برازیل اور گوائٹے مالا میں بھی جماعت کو مشن ہاؤسز بنانے کی توفیق ملی

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

سب مہمانوں کو واجب الاحترام جان کران کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں

شرکاء جلسہ سالانہ ذکر الٰہی اور درود شریف میں وقت گزاریں اور کارکنان سے تعاون کریں

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے میزبانوں اور مہمانوں کو زریں نصائح اور ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۱۸؍جولائی ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۸؍وفا ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَايَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۔وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورة الحشر :۱۰)۔

اگلے جمعہ سے انشاء اللہ یوکے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ گو یہ یوکے کا جلسہ سالانہ ہے مگر خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک سے احمدی بڑے شوق سے اس میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ جس میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور بیمار بھی اور اپنی بیماری کے باوجود تکلیف اٹھا کر جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ پھر مختلف ممالک کے لوگ ہیں، مختلف نسلوں کے لوگ ہیں، مختلف قوموں کے لوگ ہیں، بالکل مختلف مزاجوں کے جن کا کھانا پینا، رہن سہن بھی مختلف ہوتا ہے تو اس وجہ سے قدرتی طور پر میزبانوں کو فکر ہوتی ہے کہ ان کی طرف سے کسی قسم کی کمی نہ رہ جائے، کوئی کوتاہی نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ کئی سالوں سے انگلستان کی جماعت کو اس مہمان نوازی کی توفیق مل رہی ہے اور اللہ کے فضل سے وہ مہمان نوازی کا حق بھی ادا کر رہے ہیں اور اب تو ماشاء اللہ اتنے تربیت یافتہ ہو چکے ہیں کہ کارکن بھی میسر آ جاتے ہیں اور کارکن بھی بڑے ذوق سے بڑے شوق سے اپنی خدمات پیش کرتے ہین۔ اور ابھی کچھ مہینہ پہلے ہی آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر ہنگامی طور پر بھی تمام انتظامات کو ان کارکنوں نے خوب سنبھالا اور مہمان نوازی کی۔ لیکن جلسہ کے موقع پر میزبان کو یہ فکر ہوتی ہے کہ اس پر آنے والے مہمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں ان کو حتی المقدور آرام پہنچانے کی کوشش کی جائے ۔ مرکزی انتظامیہ کو یہ فکر ہوتی ہے کہ مہمانوں کی خدمت بجا لانے والے تمام کارکن کیونکہ Volunteers ہوتے ہیں اور مختلف مزاج کے ہوتے ہیں تو کسی کارکن سے کسی مہمان کے لئے کوئی زیادتی کا کلمہ منہ سے نہ نکل جائے، کوئی زیادتی نہ ہو جائے۔ اس لئے عموماً یہی روایت چلی آ رہی ہے کہ کارکنوں کو توجہ دلانے کے لئے کہ کس طرح انہوں نے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے جلسہ سے ایک جمعہ پہلے اس بارہ میں کچھ ہدایات دی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میزبانوں کو بھی یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ کیونکہ یہ سارا عارضی انتظام ہوتا ہے کیونکہ کارکنان بڑی محنت سے خدمت بجالاتے ہیں لیکن اگر بعض جگہ کہیں کمی یا خامی رہ جائے تو ان کو برداشت کریں۔

کارکنان کے لئے مَیں اب کچھ باتیں پیش کروں گا جس سے یہ احساس ہو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہم سے مہمانوں کی خدمت کے بارہ میں ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔ یہاں ایک بات کی اور وضاحت کر دوں کہ جس طرح تمام کارکنان کے لئے جلسہ میں شامل ہونے والا ہر شخص مہمان کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح انگلستان کی پوری جماعت کے لئے دوسرے ملکوں سے آنے والے سب احمدی مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پس اگر ایسا کوئی موقعہ پیدا ہو کہ جہاں آپ کو قربانی دینی پڑے تو غیر ملکیوں کے لئے، جو باہر سے آنے والے مہمان ہیں، ان کے لئے یہاں کے مقامی لوگ قربانی دیں۔

ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے اپنی ازواج کی طرف پیغام بھجوایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اس مہمان کے کھانے کا بندوست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کیا حضور مَیں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اس کے ساتھ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارات کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ اس انصاری نے کہا کہ کھانا تیار کرو، پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور بچوں کو بھوکا ہی سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور چراغ بجھا دیا۔ اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا ہے۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے رات والے عمل سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنس دیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ (بخاری، کتاب المناقب)

اب دیکھیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس خاندان کی اتنی بڑی قربانی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر اپنے پیارے نبی ﷺ کو بھی اس کی اطلاع دی۔ تو یہ ہیں وہ مہمان نوازی کے معیار جو اسلامی معاشرہ میں نظر آنے چاہئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی معاشرہ میں نظر آتے ہیں لیکن کیونکہ یاددہانی اور نصیحت کا بھی حکم ہے اس لئے یاددہانی کروائی جاتی ہے۔

اب میں چند مزید احادیث کی روشنی میں مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو ان کی ذمہ داریوں کے بارہ میں بتاؤں گا۔ حدیث ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ (صحیح مسلم)

اس میں تین باتیں بتائی گئی ہیں۔ پہلی دو تو جلسے پر آنے والے مہمانوں اور میزبانوں دونوں کے لئے ہیں جبکہ تیسری صرف میزبان کے لئے ہے۔ خلاصۃً بتاتا ہوں۔ فرمایا کہ اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔ اب مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلا دیں۔ کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں۔ تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنا چاہئے اور صرف نظر کرنا چاہئے۔ اور غصہ کو دبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔ اسی طرح کارکنان بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو انتہائی نرمی سے معذرت کر کے تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں لیکن یاد رکھیں کہ مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی۔

پھر ہے پڑوسی کی عزت ۔ یہاں اس ماحول میں چند دنوں کے لئے جو بھی لوگ، مہمان آ رہے ہیں، قیام گاہوں میں اکٹھے رہ رہے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے پڑوسی بن جاتے ہیں۔ تو وسیع اور عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے تمام سہولتیں جیسے کہ مَیں نے عرض کیا ہے میسر نہیں آسکتیں۔ تو کسی قسم کی اگر اونچ نیچ ہو جائے۔ بعض دفعہ اکٹھے جب رہ رہے ہوں تو مثلاً کھانے کے وقت میں ہی یا صبح کے وقت غسل خانے جانا ہو، تھوڑی تعداد میں ٹائلٹس وغیرہ ہوتی ہیں اس وقت بھی یا اور بعض باتیں ہوتی ہیں ایسی تو اگر اونچ نیچ ہو جائے تو آپس میں مہمان جو ہیں وہ یہاں ایک دوسرے کے پڑوسی کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں اس لئے

• ایک دوسرے کا احترام کریں، اور عزت کریں اور اگر کسی سے کوئی اونچ نیچ ہو بھی جائے تو شکوہ زبان پر نہ لائیں۔ اسی طرح جہاں مہمانوں اور کارکنوں کے لئے بھی ہے کہ مہمانوں سے عزت سے پیش آئیں۔ اپنے ساتھی کارکنوں سے بھی عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ آپس میں محبت سے سارے کام اور ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

پھر تیسری بات تو بہر حال ہر کارکن پر لازم ہے۔ اوپر میں ذکر بھی کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں چاہے چھوٹا ہے یا بڑا ہے، امیر ہے یا غریب ہے، سب سے ایک طرح یکساں احترام سے پیش آئیں۔ ان کی عزت کریں اور ان کی ضرورت کو جس حد تک انتظام اجازت دیتا ہے پوری کرنے کی کوشش کریں۔ اگر نہیں کر سکتے تو اپنے سے بالا افسر تک پہنچائیں لیکن مہمان کا احترام اور اس سے آرام سے بات کرنا بہر حال ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کونسا اسلام سب سے بہتر ہے۔ فرمایا (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کہو۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام)

اس حدیث میں ایک حسین معاشرہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ کھانا کھلاؤ۔ دوسرے ہر شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کرو۔ تو جلسہ کے دنوں میں جہاں ایک دینی ماحول ہوگا، دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی، وہاں سلام کو بھی ہر شخص کو چاہئے کہ مہمان ہو یا میزبان ہو رواج دے۔ تو ان تین دنوں میں محبت اور بھائی چارہ اتنا انشاءاللہ بڑھ جائے گا کہ جس کا اثر بعد تک بھی قائم رہے گا۔ دوسرے اس کا فائدہ کارکنان کے لئے بھی ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے، آرام کی کمی کی وجہ سے بلاوجہ طبیعت میں بعض دفعہ تیزی اور تندی پیدا ہو جاتی ہے تو جب یہ ایک دوسرے کو سلامتی بھیج رہے ہوں گے تو اس مزاج میں بھی انشاءاللہ تعالیٰ نرمی آئے گی۔

پھر ایک حدیث ہے، حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے۔ تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔ اور بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور کسی نابینا کی راستہ چلنے میں مدد کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور پتھر، کانٹا یا ہڈی رستہ سے ہٹا دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈال دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ (جامع ترمذی)۔

عام طور پر ہر احمدی کو اپنے اوپر اس حدیث میں بیان کردہ احکامات اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے جس سے ایک حسین معاشرہ جنم لے لیکن جلسے کے تین دنوں میں تو بہر حال اس طرف توجہ کی جائے۔ کیونکہ اس سے بھی تربیت کے رستے کھلتے ہیں۔ پہلے فرمایا کہ مسکراتے رہو۔ مسکرانے سے تمہارا تو کچھ نہیں بگڑا یا تمہارا تو کچھ نہیں جاتا۔ ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے اسے ختم کر دو۔ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ، نیکیوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔ تو یہ جلسہ کی غرض وغایت بھی ہے۔ اس لئے جو جلسہ پر آئے ہیں وہ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھر پور فائدہ اٹھائیں، اس میں بھر پور حصہ لیں۔ پھر خدمت خلق کے کام ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہیں کہ خدمت خلق پر معمور کارکن ہی یہ کام کریں۔ تمام کارکنان کا فرض ہے کہ کسی کو مدد کی اگر ضرورت ہے، راستہ دکھانے کی ضرورت ہے تو اس ضرورت کو پورا کریں۔ پھر راستہ کی صفائی کا حکم ہے۔ جلسہ کے دنوں میں راستوں کی صفائی کے علاوہ گراؤنڈ میں بھی اور جلسہ گاہ میں بھی بچے اور بڑے گند کر دیتے ہیں تو قطع نظر اس کے کہ کس کی ڈیوٹی ہے جو بھی گند دیکھے اس کو اٹھا کر جہاں بھی کوڑا پھینکنے کے لئے ڈسٹ بن یا ڈبے وغیرہ رکھے گئے ہیں ان میں پھینکیں۔ اور مہمان بھی اور میزبان بھی دونوں ان چیزوں کا خیال رکھیں۔ یعنی یہ صرف کارکنان یا میزبانوں کا کام نہیں ہے بلکہ جو بھی دیکھے جلسہ میں جو بھی شامل ہونے آیا ہے اگر گندگی دیکھے تو اس کو صاف کرے۔ کوئی ڈبے پڑے ہیں، گلاس پڑے ہیں، کوئی ریپر پڑے ہیں، کوئی اس قسم کی چیز فوراً اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈالیں۔

ابوداؤد کی ایک حدیث ہے حضرت ابو شریحؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات تک اس کی خدمت تو اس کا انعام شمار ہوگی جبکہ تین دن تک مہمان نوازی ہوگی۔ اس کے بعد (کی خدمت) صدقہ ہے۔ اور اس (مہمان) کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور اس کو تکلیف میں ڈالے۔ (ابو داؤد۔ کتاب الاطعمة باب الضیافة)

یہاں کیونکہ دور دور سے مہمان آتے ہیں اس لئے کوشش ہوتی ہے کہ جتنا رک سکتے ہیں رکیں۔ لیکن پھر بھی یہی کوشش کرنی چاہئے اگر جماعتی نظام کے تحت آپ ٹھہرے ہوئے ہیں تو جلسے کے بعد جتنی جلدی واپس جا سکتے ہیں چلے جائیں۔ لیکن کارکنان پر بہر حال یہ لازم ہے، جو میزبان ہیں، اور ان کا یہ فرض ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اسی طرح خوش خلقی سے کرتے رہیں جب تک انتظام کے تحت اس مہمان نوازی کا انتظام ہے۔ یہ نہیں کہ ادھر جلسہ ختم ہوا اور ادھر ڈیوٹی والے کارکن غائب۔ پتہ نہیں کہاں گئے۔ اور انتظامیہ پریشان ہو رہی ہو۔ تو جو بھی ڈیوٹی دیں پوری محنت اور دیانتداری سے دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ لیکن یہاں ایک وضاحت کردوں کہ جو مہمان آتے ہیں اور اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرتے ہیں وہاں وہ قرابت داروں کا سلوک ہوگا۔ تو ایسے عزیزوں رشتہ داروں کے پاس جو مہمان ٹھہرے ہیں وہ ان کی مہمان نوازی بہر حال کریں۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی ہی نیکی ہو۔

(صحیح مسلم۔ کتاب البِرِّ وَالصِّلَةِ باب اِستِحْبَابُ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْلِقَاءِ)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے کیا انداز تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ شروع میں جب مہمانوں کی زیادہ کثرت نہیں تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت بھی نسبتاً بہتر تھی، آپؑ اکثر مہمانوں کے ساتھ اپنے مکان کے مردانہ حصہ میں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے دوران میں ہر قسم کی بے تکلفانہ گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا دستر خوان بھی بچھ جاتا تھا۔ ایسے موقعوں پر آپ عموماً ہر مہمان کا خود ذاتی طور پر خیال رکھتے تھے اور اِس بات کی نگرانی فرماتے تھے کہ اگر کبھی دستر خوان پر ایک سے زیادہ کھانے ہوں تو ہر شخص کے سامنے دستر خوان کی ہر چیز پہنچ جائے۔ عموماً ہر مہمان کے متعلق دریافت فرماتے رہتے تھے کہ کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا لسی یا پان کی عادت تو نہیں۔ اور پھر حتی الوسع ہر ایک کے لئے اُس کی عادت کے موافق چیز مہیا فرماتے تھے۔ بعض اوقات اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کسی مہمان کو اچار کا شوق ہے اور اچار دستر خوان پر نہیں ہوتا تھا تو خود کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندرون خانہ تشریف لے جاتے اور اندر سے اچار لا کر ایسے مہمان کے سامنے رکھ دیتے تھے۔ اور چونکہ آپؑ بہت تھوڑا کھانے کی وجہ سے جلد شکم سیر ہو جاتے تھے اس لئے سیر ہونے کے بعد بھی آپؑ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ذرّے اٹھا کر منہ میں ڈالتے رہتے تھے تا کہ کوئی مہمان اِس خیال سے کہ آپؑ نے کھانا چھوڑ دیا ہے دستر خوان سے بھوکا ہی نہ اُٹھ جائے۔ (سیرت طیبہ۔ صفحہ ۱۱۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشو ونما میں ہے۔ اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اِن سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر اُن میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور اُن کے مشکلات حل کر دئے گئے۔ اور اُن کی کمزوری کو دور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت

نائب وکیل المال تحریک جدید کا تقرر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دفتر تحریک جدید میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر کا تقرر بطور نائب وکیل المال تحریک جدید منظور فرمایا ہے احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اطلاع دی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ موصوف کیلئے، تحریک جدید کیلئے، اور سلسلہ کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ (منیر احمد حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 •2370509

نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے‘‘۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد سوم۔ صفحہ ۱۴، ۱۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمانوں نوازی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ لکھتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ مہمانوں کی خاطر داری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوتے تھے آپؑ خود اُن کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔ جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب، میاں نجم الدین صاحب وغیرہ کو تاکید فرماتے رہتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اُن کی تمام ضروریات، خورونوش و رہائش کا خیال رکھا کرو۔ بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حُسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کردو۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ صفحہ ۱۹۵)

پھر اسی طرح ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

’’لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کردی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو، اس لیے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیے، کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ اُن کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ مَیں تو اکثر بیمار رہتا ہوں، اس لیے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔

(اخبار ’’الحکم‘‘ ۲۴/نومبر ۱۹۰۴ء۔ صفحہ ۱، ۲)

پھر حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک قادیان کی اُوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اُس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور اُن کے کپڑے بھی پھٹے پُرانے تھے، حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلے پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور اُن کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام دین کو پرے ہٹنا پڑا حتیٰ کہ وہ ہٹتے ہٹتے جُوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے، جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے، ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اُٹھالیں اور میاں نظام دین سے مخاطب ہوکر فرمایا: ’’آؤ میاں نظام دین! ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔‘‘ یہ فرماکر حضور مسجد کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضورؑ نے اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالے میں کھانا کھایا۔ اُس وقت میاں نظام دین خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں نظام دین کو عملاً پرے دھکیل کر حضرت مسیح موعودؑ کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ ۱۸۸)

پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں:-

جب مَیں ۱۹۰۱ء میں ہجرت کرکے قادیان چلا آیا اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا...... ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت ام المومنین حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ مَیں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے۔ اس واسطے مَیں نے اس سارے قصہ کو سنا۔ فرمایا۔ دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوگئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اُسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اُس درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آبیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کرکے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں، ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کرکے نیچے پھینک دیا اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور اُن سب لکڑیوں کو تنکوں کو جمع کرکے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اُس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اُسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ اُن پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا‘‘۔

(ذکر حبیب صفحہ ۸۵ تا ۸۷ مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

تو یہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا طریق واسلوب مہمان نوازی۔ اور یہ توقعات ہیں۔ ہم سے تو خدا کا مسیح نہ آشیانے کی قربانی مانگ رہا ہے نہ جان کی قربانی مانگ رہا ہے۔ صرف کچھ وقت ہے اور تھوڑی سی بے آرامی کی قربانی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے جو ہم نے کرنی ہے اور اتنی سی قربانی نے ہی آپ اور یہ تمام کارکنان جو ہیں آپ کی آمد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر مہمانوں کی خدمت کرنے کی تمام کارکنوں کو توفیق عطا فرمائے۔

اب کچھ انتظامی اور تربیتی ہدایات ہیں جو میزبانوں اور مہمانوں دونوں کے لئے ہیں۔ وہ میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں۔ اور کوشش کریں کہ تمام امور کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ان پر عمل کیا جائے۔

نمبر ایک یہ ہے کہ مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ اب جلسہ سالانہ کے دنوں میں اسلام آباد میں ہی تمام انتظامات ہوں گے۔ تو جو مارکی جلسہ کے لئے لگائی جاتی ہے اسی میں نمازیں ہوں گی۔ اس لئے اس وقت کے لئے اس کو آپ کو مسجد کا ہی درجہ دینا ہوگا۔ اور مکمل طور پر وہاں اس تقدس کا خیال رکھنا ہوگا۔

پھر یہ ہے کہ جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے یہ ہے کہ لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ ذوق وشوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ یہ آپ کا جلسہ سالانہ ہے۔ بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا ایک دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کی برکات کے حصول کے بجائے میل ملاقات ہو۔ حالانکہ جلسہ کی برکات کو اگر مدنظر رکھا جائے تو تین دن حاضر رہنا ضروری ہے۔ جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

پھر ہے کہ نماز کے دوران بعض اوقات بچے رونے لگ جاتے ہیں جس سے بعض لوگوں کی نماز میں بہرحال توجہ بٹتی ہے، خراب ہوتی ہے۔ جو نماز کا تعلق تھا وہ جاتا رہتا ہے۔ تو اس صورت میں والدین کو چاہئے اگر والد کے پاس بچہ ہے یا والدہ کے پاس بچہ ہے کہ وہ اس کو باہر لے جائیں۔ یہ بہتر ہے کہ اس اکیلے کی نماز خراب ہو، بجائے اس کے کہ پورے ماحول میں بچے کے شور کی وجہ سے رونے کی وجہ سے نمازیوں کی نماز خراب ہو رہی ہو۔ نیز اگر چھوٹی عمر کے بچے ہیں تو مائیں جو ہیں اگر یا باپوں کے پاس ہے تو باپ، پہلی صفوں میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پیچھے جاکر بیٹھیں تاکہ اگر ضرورت پڑے تو نکلنا بھی آسان ہو۔

اسی طرح نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بھی بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نمازوں پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو بالکل توجہ بٹ جاتی ہے نماز سے۔ اور جلسہ کی تقریروں کے درمیان بھی مائیں اپنے بچوں کو خاموش رکھنے کی کوشش کرتی رہیں اور اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ پیچھے جاکر بیٹھیں۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ آپس میں ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں، کسی بھی قسم کی تلخی پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ نہ مہمانوں کی آپس میں نہ مہمانوں اور میزبانوں کی، اور نہ میزبانوں کی آپس میں۔ تو کسی بھی شکل میں کوئی تلخی نہ ہو۔ بلکہ ایک روحانی ماحول ہو جو ہر دیکھنے والے کو نظر آتا ہو۔ اور پھر یہ ہے کہ بعض لوگ بلند آواز سے عادتاً تُو تُو مَیں مَیں کر کے باتیں کر رہے ہوتے ہیں یا ٹولیوں کی صورت میں بیٹھ کر قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں۔ تو ان تین دنوں میں ان تمام چیزوں سے جس حد تک پرہیز کر سکتے ہیں کریں بلکہ مکمل طور پر پرہیز کرنے کی کوشش کریں۔ ویسے بھی یہ کوئی ایسی اچھی عادت نہیں۔

دوسرے مختلف قسم کے لوگ یہاں آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض اونچا سننے والے ہیں، بعض زبان نہ سمجھنے والے ہیں تو دیکھنے والا بعض دفعہ باتیں کر رہا ہوتا ہے اور ان کی طرف دیکھ کر ہنس رہا ہوتا ہے جس سے بلاوجہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے تو ان چیزوں سے بچنا چاہئے، پرہیز کرنی چاہئے۔

ایک اور ضروری ہدایت یہ ہے کہ بازار بھی جلسہ کے دوران بند رہیں گے۔ تو مہمان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ بلاوجہ جن لوگوں نے دکانیں بنائی ہوئی ہیں یا سٹال لگائے ہیں ان کو مجبور نہ کریں کہ اس دوران دکانیں کھولیں یا آپ وہاں بیٹھے رہیں۔ اگر مجبوری ہو تو چند ضروری چیزیں مہیا ہو سکتی ہیں لیکن انتظامیہ اس بات کا بھی جائزہ لے گی کہ کس حد تک اجازت دینی ہے۔

پھر ہے کہ اسلام آباد کے ماحول میں تنگ سڑکوں پر چلنے میں احتیاط اور شور و غل سے پرہیز کریں۔ یہ باہر سے آنے والوں کے لئے خاص طور پر یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس ماحول میں یہ نہ سمجھیں کہ آبادی نہیں ہے۔ تھوڑی بہت آبادی تو ہوتی ہے تو بلاوجہ شور و غل نہیں ہونا چاہئے۔

پھر گاڑیاں پارک کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔ نہ بیت الفضل کی سڑکوں پر اور نہ اسلام آباد میں۔

ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔ یہاں قیام کے دوران دوسرے ملکی قوانین کی بھی پوری پاسداری کریں، پوری پابندی کریں اور بالخصوص ویزا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے ضرور واپس تشریف لے جائیں۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ کی نیت سے ویزا لے کر یہاں آئے ہیں انہیں بہرحال اس کی بہت سختی سے پابندی کرنی ہوگی۔

پھر صفائی کے آداب ہیں۔ ٹائلٹ میں صفائی کو ملحوظ رکھیں۔ یاد رکھیں کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔ پھر یہ ہے کہ خواتین کے لئے ہدایت ہے کہ خواتین گھومنے پھرنے میں احتیاط اور توجہ کی رعایت رکھیں۔ تاہم جو خواتین احمدی مسلمان نہیں اور پردے کی ایسی پابندی نہیں کرتیں ان سے صرف پردے کی درخواست کرنا ہی کافی ہے۔ ہرگز کوئی زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہونی چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے کسی احمدی کو بھی نقاب کی دقت ہو تو پھر ایسی خواتین میک اپ میں نہیں ہونی چاہئیں۔ سادہ رہیں کیونکہ میک اپ کرنا بہرحال مناسب نہیں۔ سر ڈھانپنے کی عادت کو اچھی طرح سے رواج دیں۔ ایک ایسا ماحول پیدا ہو، خواتین کی طرف سے نظر آنا چاہئے کہ روحانی ماحول میں ہم یہ دن بسر کر رہے ہیں۔ پردہ نہ کرنے کے بہانے نہیں تلاش ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی مجبوری ہے تو بہرحال جس حد تک حجاب ہے اس کو قائم رکھنا چاہئے اور یہ حکم بھی ہے۔

پھر ایک ہدایت ان لوگوں کے لئے ہے جو بعض دفعہ، عموماً تو یہ نہیں ہوتا، لیکن بعض دفعہ بعض مقامی لوگ لفٹ دیتے ہیں مہمانوں کو اور پیسوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو بہرحال مہمان نوازی کے پیش نظر اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

پھر مہمانوں کی عزت و احترام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور محبت خلوص اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے ان کی بے لوث خدمت کریں۔ یہ پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں۔ کارکنان کو مہمانوں کے ساتھ نرم لہجہ اور خوش دلی سے بات کرنی چاہئے۔ اس میں پہلے بھی حدیث کے حوالے سے عرض کر چکا ہوں۔ نظم و ضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے بھرپور تعاون کریں اور ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔ پھر ایک چیز یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ ان دنوں میں بعض دفعہ کھانے کا بہت ضیاع ہوتا ہے۔ کھانے کے آداب میں تو یہ ہے کہ جتنا پلیٹ میں ڈالیں اس کو مکمل ختم کریں۔ کوئی ضیاع نہیں ہونا چاہئے۔ بلاوجہ حرص میں آکر زیادہ ڈال لیا یا دیکھا دیکھی ڈال لیا۔ اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں کہ اس قسم کی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس کا دوسروں پر برا اثر پڑ رہا ہو۔ اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کھانا جو ضائع ہو رہا ہوتا ہے اکثر کارکنان کا یہ قصور نہیں ہوتا بلکہ لینے والے کا قصور ہوتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے عرض کیا ہے اتنا ہی لیں جتنا آپ ختم کر سکیں۔ لیکن کارکنان کے لئے بہرحال یہ ہدایت ہے کہ اگر کوئی مطالبہ کرتا ہے کہ مزید دو اور زیادہ لے لیتا ہے تو اسے نرمی سے سمجھائیں۔ سختی سے کسی مہمان کو بھی انکار نہیں کرنا اور نہ یہ کسی کارکن کا حق ہے۔ پیار سے کہہ سکتے ہیں کہ ختم ہو جائے تو دوبارہ آکر لے لیں۔

پھر صفائی کے متعلق پہلے بھی مَیں نے کہا تھا۔ غسل خانوں کی صفائی۔ یہاں یہ ہے کہ عمومی صفائی۔ کھانا جہاں آپ کھا رہے ہوں ان جگہوں پر بعض لوگ کھانا کھا کر خالی برتنوں کو وہیں رکھ جاتے ہیں اور ڈسٹ بن میں نہیں ڈالتے۔ اور یہ معمولی سی بات ہے۔ ایک تو کارکنان کا کام بڑھ جاتا ہے۔ اس عرصہ میں وہ کوئی اور کام کر سکتے ہیں۔ دوسرے گندگی پھیلتی ہے جو ویسے بھی حکم ہے کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔ تو جیسا کہ پہلے مَیں نے عرض کیا تھا کہ سڑکوں کی اور گراؤنڈز کی اور جلسہ گاہ کی صفائی کریں۔ تو ہر جگہ پورے ماحول کی صفائی کی ضرورت ہے۔ اور صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اس ماحول میں ظاہری صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ تو بلاوجہ انتظامیہ کو بھی اعتراض کا موقع نہ دیں اور اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیں کہ صفائی کو ہر صورت میں آپ نے قائم رکھنا ہے۔

پھر یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے۔ اور نہ یہ صرف میل ملاقات اور خرید و فروخت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ خواتین میں یہ دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اکٹھی ہوئیں، باتیں کیں اور بس ختم۔ اور یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کیا تقریریں ہوئیں اور کیا کہا گیا، کس قسم کے تربیتی پروگرام تھے۔ تو انتظامیہ اس بات کی خاص نگرانی رکھے۔ اب دنیا میں ہر جگہ، بعض اور جگہوں سے بھی شکایات آجاتی ہیں کہ جلسوں میں یہ بدانتظامی ہوئی۔ تو ہمارے احمدی ماحول میں دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی جلسے ہو رہے ہوں اس بات کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ خواتین بھی، بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

پھر بعض دفعہ شکایات آجاتی ہیں کہ باہر سے آنے والے یہاں اپنے عزیزوں سے، تعلق والوں سے، رشتہ داروں سے قرض لینا شروع کر دیتے ہیں شاپنگ کرنے کے لئے۔ تو یہ بھی قناعت کی صفت کو گدلا کرنے والی بات ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اتنا ہی خرچ کرنا چاہئے جتنی توفیق ہے آپ کو۔ اب یہاں کوئی شاپنگ کرنے کے لئے تو نہیں آئے۔ جس غرض کے لئے آئے ہیں وہ جلسہ سالانہ ہے، اپنی تربیت کے لئے ایک روحانی ماحول میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں تو اسی روحانی مائدہ سے فیض اٹھانے کی کوشش کریں اور دنیا کو چھوڑیں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے عرض کیا تھا مہمان نوازی کے سلسلہ میں کہ تین دن کی مہمان نوازی تو ہے لیکن جو لوگ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے گھروں میں ٹھہرتے ہیں تو اگر وہ شوق سے ان کو ٹھہرا بھی لیا جائے تو ہرگز مہمان نوازی نہیں بلکہ اقرباء کے حق میں آتے ہیں۔ ان کو جتنا ٹھہرا سکتے ہیں ٹھہرائیں۔ یہ نہیں کہ انتظامیہ نے کہہ دیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ ٹھہرو تو اپنے تعلقات ہی بگاڑ لیں۔

پھر ایک بہت اہم چیز ہے حفاظتی نقطۂ نگاہ سے نگرانی کرنا۔ اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا۔ ہر ایک کا فرض ہے کہ اگر اجنبی آدمی ہو تو متعلقہ شعبہ کو اس کی اطلاع کر دیں۔ خود کسی سے بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہئے۔ جہاں ہر آدمی جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے وہ اپنے ماحول پر نظر رکھے اور اگر اطلاع کرنا ہو انتظامیہ کو تو اس کے متعلق خبردار رہنا چاہئے تا کہ ہر حرکت کی فوری کارروائی آپ دیکھ سکیں، نوٹ کر سکیں اور جو کارروائی ہو سکے، کسی ساتھ والے کو بتا سکیں جو انتظامیہ تک پہنچا دے۔ اس کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہر آدمی زیادہ دور تک نظر تو نہیں رکھ سکتا۔ مگر اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہرحال نظر رکھیں جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو یہی بہت بڑی سیکیورٹی ہے جماعت احمدیہ کی۔

شاید بعض وجوہ کی بنا پر انتظامیہ اپنا چیکنگ کا نظام اس دفعہ جلسہ پر سخت کرے۔ تو ان سے مکمل تعاون کریں اور خاص طور پر خواتین۔ ان میں صبر کچھ کم ہوتا ہے، جلدی بے صبر ہو جاتی ہیں۔ تو ان کو بھی مکمل تعاون کرنا چاہئے۔ یہ بھی ہماری ٹریننگ کا ایک حصہ ہے۔ اور آپ کے فائدے کے لئے ہی ہے۔ تو اس لئے میں خاص تعاون کی اپیل ہے۔ اسلام آباد کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔ حفاظت کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے۔ اور یہ تاثر نہ پڑے کہ آپ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش: 237-0471'237-8468

مجبوراً آمادہ کیئے گئے ہیں۔ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں۔ اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلادیں۔ اس سے ایک تو انتظامیہ کو پتہ لگتا رہے گا کہ ہر ایک کو کارڈ Issue ہوا ہوا ہے۔ اور یہ تو پتہ ہی ہے کہ ہر ایک کو کارڈ Issue ہے۔ اس سے یہ پتہ لگ جائے گا کہ جو کارڈ کے بغیر ہے اس کی چیکنگ کرنی ہے۔ دوسرے ہر آنے والا مہمان یا جو بھی شامل ہو رہا ہے جلسہ میں اس کو بھی احساس ہوگا کہ یہ کارڈ کے بغیر ہے اس پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ ہے کہ قیمتی اشیاء اور نقدی وغیرہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔ اور یہ آپ کی اپنی ذمہ داری ہے انتظامیہ ہرگز اس کی ذمہ داری نہیں لے گی۔

اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس جلسہ کو ہرگز عام دنیاوی جلسوں یا میلوں کی طرح نہ سمجھا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسنِ ثمرات پر موقوف ہے“۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۳۴۰، ۳۴۴)

تو ان ساری باتوں کو مدنظر رکھیں اور سب سے اہم دعا ہے۔ دعاؤں پر زور دیں۔ جلسہ پر آتے بھی اور جاتے بھی دعاؤں سے سفر شروع کریں اور سفر کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں اور بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ جلسوں میں شمولیت کی خاطر گھر سے دیر سے نکلے اور جلسہ میں شامل ہونے کی جلدی ہوتی ہے تو اگر تھکے ہوئے ہیں یا بے آرامی ہے کسی بھی صورت میں آرام کیئے بغیر سفر شروع نہ کریں۔ خاص طور پر وہ لوگ جو خود ڈرائیو کر رہے ہوں بہت احتیاط کریں۔ ذرا سی بے احتیاطی سب کی تکلیف کا باعث بن جاتی ہے اور راستے میں بھی اگر تھکاوٹ یا نیند محسوس کریں تو جو بھی قریبی سروس آئے وہاں رک کر آرام کر لیں۔ ٹریفک کے قوانین کا جیسے میں نے پہلے کہا تھا احترام کریں۔ Speed Limit کی پابندی کریں۔ ان دعاؤں کو یاد رکھیں جو آنحضرت ﷺ سفر سے پہلے کیا کرتے تھے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سفر کے ارادہ سے اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا مانگتے ”سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ۔ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ“۔ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی۔ ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ اے ہمارے خدا تو ہمارا یہ سفر آسان کردے اور اس کی دوری کو لپیٹ یعنی جلد طے ہو جائے، آرام سے طے ہو جائے۔ اے ہمارے خدا تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور ہمارے پیچھے گھر میں بھی خبرگیر ہو۔ اے ہمارے خدا میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل وعیال میں برے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ پھر جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے کہ ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے، عبادت گزار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔ اللہ کرے کہ تمام مہمان یہاں آئیں اور جلسے کے تمام فیوض سے فیضیاب ہوں، برکات سے فیضیاب ہوں اور اپنی جھولیاں بھر کر جائیں۔

❀❀❀❀......❀❀❀......❀❀❀❀

بقیہ صفحہ: (۱)

ہے کہ کیا نبی بھی غیر معروف باتیں کہہ سکتا ہے یا غیر معروف احکام دے سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کبھی بھی غیر معروف احکام نہیں دے سکتا نبی جو بھی کہے گا معروف ہی کہے گا۔ قرآن مجید میں ایک مقام پر ارشاد ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو یہاں یہ نہیں لکھا کہ معروف باتوں میں اطاعت کرو یہ دو حکم نہیں ہیں سمجھنے میں غلطی لگ سکتی ہے لہٰذا اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا نبی یا اس کے خلفا جو بھی حکم دیں گے ہمیشہ معروف حکم ہی دیں گے انکی اطاعت ہر لحاظ سے فرض ہے یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ تم نے خدا کے نبی اور وقت کے امام کو مان کر خود کو محفوظ کر لیا ہے۔

اس تعلق میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ایک حوالہ پیش فرمایا جسمیں حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اگر طاعت در معروف کا حکم ہے تو اس سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ آپ نے غیر معروف باتیں بھی کہی ہوں گی کیا ایسے لوگوں نے جو ایسا خیال رکھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عیبوں کی کوئی فہرست بنالی ہے۔ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب یہ مقام خلافت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قائم ہو چکا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک قائم رہے گا۔ اس تعلق میں یاد رکھنا چاہئے اگر کسی وقت خلیفۂ وقت سے کوئی غلطی ہو یا غلط نہی سے کوئی فیصلہ صادر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے بد نتائج سے جماعت کو بچالے گا۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اسے عصمت صغریٰ کہا جاتا ہے یعنی انبیاء کو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے اور خلفاء کو عصمت صغریٰ۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے آیت قرآنی کی روشنی میں فرمایا کہ بعض لوگ قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ آپ کی ہر بات کی اطاعت کریں گے اور یہ کردیں گے اور وہ کردیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو حکم دیئے گئے ہیں ان کی اطاعت کرتے چلے جاؤ اور مومن ہمیشہ اطاعت کرتے ہیں اور بامراد ہو جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ اگر تم نے میری بیعت کی ہے بیعت کی تقاضوں کو پورا کرو پنجوقتہ نمازی بنو جھوٹ چھوڑ دو لوگوں کے حق مارنے چھوڑ دو اور یہ سب اطاعت در معروف میں آتا ہے اگر یہ نہ کرو اور قسمیں کھاتے جاؤ کہ اطاعت کریں گے تو کوئی فائدہ نہیں اسی طرح خلفا کی طرف سے بھی مختلف تربیتی تحریکات ہوتی ہیں یہی باتیں ہیں جنکی اطاعت کرنا ضروری ہے دوسرے لفظوں میں طاعت در معروف میں یہی چیزیں آتی ہیں پس تمہیں خوشخبری ہو کہ اب تم ہمیشہ معروف فیصلوں کے نیچے ہو اب دیکھنا یہ ہے کہ تم نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر آپؑ سے عہد بیعت کر کے ان شرائط پر عمل بھی کیا ہے یا زبانی جمع خرچ ہو رہا ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس تعلق میں میں نے صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے کچھ بزرگوں کے نمونے اکٹھے کئے ہیں جن سے پتہ لگے گا کہ بیعت کرنے والوں نے اپنے اندر کیا تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ ان میں اعلیٰ اخلاق کے حامل مرد بھی شامل ہیں اور مستورات بھی شامل ہیں اس تعلق میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حوالہ پیش فرمایا کہ میں حلفاً کہتا ہوں کہ میری جماعت میں کم از کم ایک لاکھ افراد ایسے شامل ہیں جو بیعت کے مقاصد کو پورا کرنے والے ہیں اس کے بعد حضور پرنور نے صحابہ کرام و صحابیات کے عہد بیعت کو نبھانے کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

بقیہ صفحہ: (۱)

یہ ہے کہ جب تک وہ استقامت پیدا نہ کریں دُعا کی قبولیت کی لذت کو کیونکر پا سکیں گے۔ قبولیت دُعا کے نشان ہم اس دنیا میں پاتے ہیں۔ استقامت کے بعد انسانی دل پر ایک برودت اور سکینت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ کسی قسم کی بظاہر ناکامی اور نامرادی پر بھی دل نہیں جلتا۔ لیکن دُعا کی حقیقت سے ناواقف رہنے کی صورت میں ذرا ذرا سی نامرادی بھی آتش جہنم کی ایک لپٹ ہو کر دل پر مستولی ہو جاتی ہے اور گھبرا گھبرا کر بے قرار کئے دیتی ہے۔ اسی کی طرف ہی اشارہ ہے۔ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ۔ (سورۃ الھمزہ ۱۰۴: ۷-۸) بلکہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ تپ بھی نار جہنم کا ایک نمونہ ہے۔

اب یہاں ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پا جانا تھا اس لئے ظاہری طور پر ایک نمونہ اور خدا نمائی کا آلہ دنیا سے اُٹھنا تھا۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک آسان راہ رکھ دی کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ (سورۃ آل عمران ۳: ۳۲) کیونکہ محبوب اللہ مستقیم ہی ہوتا ہے۔ زیغ رکھنے والا کبھی محبوب نہیں بن سکتا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ازدیاد اور تجدید کیلئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا تا کہ اس دُعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ظلی طور پر قیامت تک رہتا ہے۔ صوفی کہتے ہیں کہ مجددین کے اسماء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہی ہوتے ہیں۔ یعنی ظلی طور پر وہی نام ان کو کسی ایک رنگ میں دیا جاتا ہے۔ شیعہ لوگوں کا یہ خیال کہ ولایت کا سلسلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر ختم ہو گیا محض غلط ہے اللہ تعالیٰ نے جو کمالات سلسلہ نبوت میں رکھے ہیں مجموعی طور پر وہ ہادی کامل پر ختم ہو چکے۔ اب ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے مجددین کے ذریعہ سے دنیا پر اپنا پرتو ڈالتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو قیامت تک رکھے گا“۔

(ملفوظات۔ جلد ۹ صفحہ ۲۰-۲۳)

والدین سے حسن سلوک

(نذیر احمد خادم۔ بہاولنگر، پاکستان۔ حال فیلڈن جرمنی)

اللہ تعالیٰ کے بعد انسان پر سب سے بڑھ کر حق اُس کے والدین کا ہے۔ کوئی دوسرا انسان اتنا مہربان ہمدرد اور غمگسار نہیں ہو سکتا جتنے کہ والدین۔ انسان کے اوّلین اور سب سے بڑے محسن بھی والدین ہی ہوتے ہیں کوئی دوسرا انسان بعد میں خواہ لاکھ احسان بھی انسان سے کرے وہ والدین کے احسانات کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہو سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے خالق و مالک خدا نے اپنی ذات کے بعد مخلوق میں سے سب سے بڑھ کر والدین سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے:- چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے::

ترجمہ:: "اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر اُن دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور اُنہیں ڈانٹ نہیں اور اُنہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور اُن دونوں کیلئے رحم سے عجز کا پَر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح اُن دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔" (بنی اسرائیل: ۲۴-۲۵)

سورۃ لقمان کی آیات پندرہ اور سولہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اور ہم نے انسان کو اُس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی۔ اُس کی ماں نے اُسے کمزوری پر کمزوری میں اٹھائے رکھا اور اُس کا دودھ چھڑانا دو سال میں (مکمل) ہوا۔ (اُسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی) کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں (بھی) تجھ سے جھگڑا کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر۔ اور ان دونوں کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ اور اُس کے رستے کی اتباع کر جو میری طرف جھکا۔ میری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں اس سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے رہے ہو" اسی طرح سورۃ احقاف کی آیت نمبر سولہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- "اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اُسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اُٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اُسے جنم دیا"۔

حضرت مصلح موعودؓ سورۃ بنی اسرائیل کی مندرجہ بالا آیات کی تفسیر کرتے ہوئے تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۳۲۱ میں فرماتے ہیں:-

"پس توحید کے حکم کے بعد والدین کے متعلق احسان کا حکم دیا۔ کیونکہ ایک احسان کی قدر دوسرے احسان کی قدر کی طرف توجہ کو پھراتی ہے ...... اللہ تعالیٰ نے ایک تو یہ حکم دیا ہے کہ خدا کے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ اور ایک یہ کہ والدین کے ساتھ حُسن سلوک کرو۔ اس جملہ میں کیا لطیف رنگ اختیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا انسان بدلہ نہیں دے سکتا اس لئے خدا تعالیٰ کے ذکر میں یہ بیان کیا کہ احسان تو تم کر نہیں سکتے پس ظلم سے بچو۔ لیکن والدین کے احسان کا بدلہ دیا جا سکتا ہے اس لئے اُن کے بارہ میں مثبت حکم دیا۔ عِندَک کے لفظ میں یہ بتایا ہے کہ اگر وہ تمہاری کفالت میں بھی ہوں تو بھی کچھ نہ کہنا گویا یہ کہ وہ الگ رہتے ہوں اور پھر بھی تمہارے ہاتھوں تکلیف پائیں۔"
(ایضاً صفحہ ۳۲۱)

پھر حضور مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اُف کلمہ ضجر یعنی ناپسندیدگی کا کلام۔ یعنی یہ کہنا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں اور نہر ناپسندیدگی کو عملی جامہ پہنانے کو کہتے ہیں یعنی نہ منہ سے نہ عمل سے اُن کو دکھ دو۔" (ایضاً)

اسی تسلسل میں حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اسلام نے والدین کی خدمت کیلئے خاص ہدایات دی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَن أدرك أحد وَ الدیه ثُمَّ لَم یُغفر لَه فأبعدهُ اللّٰه عزَّ وَ جل
(ابن کثیر جلد ۶ صفحہ ۶۱)

یعنی جس شخص کو اپنے والدین میں سے کسی کی خدمت کا موقعہ ملے اور پھر بھی اس کے گناہ نہ معاف کئے جائیں تو خدا اس پر لعنت کرے۔ مطلب یہ کہ نیکی کا ایسا اعلیٰ موقعہ ملنے پر بھی اگر وہ خدا کا فضل حاصل نہیں کر سکا تو جنت تک پہنچنے کیلئے ایسی شخص کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔"

"واخفض...... اور اُن کے لئے رحمت کیساتھ اپنے انکسار کے بازو نیچے گرا دے اور یہ دُعا کرتا رہ کہ اے میرے رب تو ان پر رحم کر کیونکہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔ اس لطیف تشبیہ میں بتایا ہے کہ تیرا ہاتھ ہر وقت ان کی خدمت میں لگا رہنا چاہئے۔ اس آیت میں یہ بھی اشارہ کر دیا کہ انسان بالعموم والدین کی ویسی خدمت نہیں کر سکتا جیسی کہ ماں باپ نے اُس کی بچپن میں کی تھی۔ اس لئے فرمایا کہ ہمیشہ دُعا کرتے رہنا کہ اے خدا تو ان پر رحم کر تا کہ جو کسر عمل میں رہ جائے دُعا سے پوری ہو جائے۔ کَ کے معنی تشبیہ کے بھی ہوتے ہیں۔۔۔ کہ بڑھاپے میں ماں باپ کو ویسی ہی خدمت کی ضرورت ہوتی ہے جیسے بچہ کو بچپن میں۔ والدین کیلئے یہ دُعا اس لئے بھی سکھائی گئی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا رہے گا اسے خود بھی اپنا فرض ادا کرنے کا خیال رہے گا"۔
(تفسیر کبیر جلد چہارم مطبوعہ لندن صفحہ ۳۲۲)

سورۃ العنکبوت آیت ۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- وَوَصَّیْنَا الانسان بِوالِدَیه حُسناً اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتا ہیں ::

"ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بہت سے نوجوان ایسے دکھائی دیتے ہیں جو اپنے ماں باپ کا مناسب احترام نہیں کرتے۔ اور نہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔"
(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۵۹۳)

حضورؓ مزید فرماتے ہیں:-

"دنیاداروں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں۔ اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ طبقہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبر گیری ترک کر دیتے ہیں اور جب پوچھا جاتا ہے تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے اور میری بیوی سے ان کی بنتی نہیں۔ حالانکہ بیوی کو ماں سے کیا نسبت۔ بیوی نے اس کے فائدہ کے لئے کیا کیا ہوتا ہے؟ وہ تو جوانی کی حالت میں اس کی خدمت کرتی ہے۔ لیکن ماں جس نے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلایا ہوتا ہے اور جس نے اپنا خون دودھ کی شکل میں تبدیل کر کے اس کی پرورش کی ہوتی ہے اور محنت و مشقت کر کے پڑھایا ہوتا ہے اس سے اس لئے اعراض کیا جاتا ہے کہ بیوی سے اس کی بنتی نہیں۔ پس اس خطرناک نقص کو دور کرو اور اپنے والدین کی خدمت بجا لاؤ ورنہ تم اس جنت سے محروم ہو جاؤ گے جو تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے۔۔۔ تمام دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان کی کامل فرمانبرداری کرو۔" (ایضاً صفحہ ۵۹۴)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین سے حسن سلوک اور ان کی اطاعت اور خدمت کی حد درجہ تاکید فرمائی ہے۔ احادیث میں کثرت سے اس کا ذکر آتا ہے۔ یہاں بطور نمونہ چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا"۔ میں نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "برُّ الوالِدَین" والدین سے حسن سلوک کرنا۔ (بخاری)

اسی طرح حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ (حضورؐ ضرور ارشاد فرمائیں) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دینا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ (وعُقوق الوالِدَین) اور حضور ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ سیدھے بیٹھ گئے پھر فرمایا خبردار اور جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ اور اس بات کو حضورؐ دہراتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے (دل میں) خواہش کی کہ کاش حضورؐ خاموش ہو جائیں"۔ (بخاری)

اس حدیث شریف کے والدین کی نافرمانی والے حصہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمد ایم۔ اے رضی اللہ عنہ اپنی کتاب "چالیس جواہر پارے" میں فرماتے ہیں:-

"دوسرا بڑا گناہ اس حدیث میں عقوق والدین بیان کیا گیا ہے۔ عقوق کے معنی عربی زبان میں کسی چیز کو کاٹنے کے ہیں اور اصلاحی طور پر اس کے معنی ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ان کا واجبی ادب ملحوظ نہ رکھنا، ان کے ساتھ شفقت سے پیش نہ آنا اور ان کی خدمت سے غفلت برتنا ہے۔ والدین کی اطاعت اور خدمت کا فریضہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دنیا کے حقوق میں غالباً سب سے زیادہ مقدس حق قرار دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ماں باپ کی خوشی میں خدا کی خوشی ہے اور ماں باپ کی ناراضگی میں خدا کی ناراضگی ہے اور ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے والدین کے بڑھاپے کا زمانہ پایا اور پھر اس نے ان کی خدمت کے ذریعہ اپنے واسطے جنت کا رستہ نہیں کھولا وہ بڑا ہی بدقسمت انسان ہے۔ اور آپ کا ذاتی اُسوہ اس معاملہ میں یہ ہے کہ جب ایک دفعہ آپؐ کچھ مال تقسیم فرمانے میں مصروف تھے تو آپؐ کی رضائی والدہ آپؐ کے ملنے کیلئے آئیں (آپؐ کی حقیقی والدہ آپؐ کے بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھیں) آپؐ انہیں دیکھتے ہی میری ماں میری ماں کہتے ہوئے اُن کی طرف لپکے۔ اُن کیلئے اپنی چادر بچھا کر انہیں بڑی محبت اور عزت کے ساتھ بٹھایا۔ الغرض

اسلام نے والدین کی اطاعت اور خدمت کے متعلق انتہائی تاکید فرمائی ہے''۔

(چالیس جواہر پارے صفحہ ۶۷)

افسوس کہ آج کل ساس بہو کے جھگڑے بہت بڑھ گئے ہیں اور مزید افسوس اس بات کا ہے کہ نوجوان ایسے معاملات میں اپنی والدہ کے احترام اور مقام کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ نہ ہی اصل حالات کی تہہ تک پہنچتے ہیں اور بے جا اپنی بیوی کی طرف داری کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدہ سے حسن سلوک کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ حضورؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ حضورؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے تیسری بار پوچھا کہ پھر کون میرے حسن سلوک کا زیادہ حقدار ہے اس پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں اور جب چوتھی بار پوچھا کہ پھر کون تو فرمایا تیرا باپ۔ اس ضمن میں ایک دفعہ ایک دوست نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خط کے ذریعہ اس امر کا استفسار کیا کہ میری والدہ میری بیوی سے ناراض ہے اور مجھے طلاق کے واسطے حکم دیتی ہے مگر مجھے میری بیوی سے کوئی رنجش نہیں۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس خط کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے جو تقریر فرمائی اُ کا ایک ایک لفظ پوری توجہ اور غور کے ساتھ پڑھنے کی ضرورت ہے اور ایسے معاملات میں حضورؑ کے ان ارشادات کو ہمیشہ مشعل راہ بنانے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ مذکورہ سوال کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا:-

''والدہ کا حق بہت بڑا ہے اور اس کی اطاعت فرض۔ مگر پہلے یہ دریافت کرنا چاہئے کہ آیا اس ناراضگی کی تہہ میں کوئی اور بات تو نہیں ہے جو خدا کے حکم کے بموجب والدہ کی ایسی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہو مثلاً اگر والدہ اس سے کسی دینی وجہ سے ناراض ہو یا نماز روزہ کی پابندی کی وجہ سے ایسا کرتی ہو تو اس کا حکم ماننے اور اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کوئی ایسا مشروع امر ممنوع نہیں ہے جب تو وہ خود واجب الطلاق ہے۔ اصل میں بعض عورتیں محض شرارت کی وجہ سے ساس کو دکھ دیتی ہیں۔ گالیاں دیتی ہیں۔ ستاتی ہیں۔ بات بات میں اس کو تنگ کرتی ہیں۔ والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی پر بے وجہ نہیں ہوا کرتی۔ سب سے زیادہ خواہش مند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ بڑے شوق سے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے خدا خدا کر کے بیٹے کی شادی کرتی ہے تو بھلا اس سے ایسی امید وہم میں بھی آسکتی ہے کہ وہ بے جا طور سے اپنے بیٹے کی بہو (بیوی) سے لڑے جھگڑے اور خانہ بربادی چاہے۔ ایسے لڑائی جھگڑوں میں عموماً دیکھا گیا ہے کہ والدہ ہی حق بجانب ہوتی ہے۔ ایسے بیٹے کی بھی نادانی اور حماقت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ والدہ تو ناراض ہے مگر میں ناراض نہیں ہوں۔ جب اس کی والدہ ناراض ہے تو وہ کیوں ایسی بے ادبی کے الفاظ بولتا ہے کہ میں ناراض نہیں ہوں یہ کوئی سوکنوں کا معاملہ تو ہے نہیں والدہ اور بیوی کے معاملہ میں اگر کوئی دینی وجہ نہیں تو پھر یہ کیوں ایسی بے ادبی کرتا ہے۔ اگر کوئی وجہ اور باعث اور ہے تو فوراً اسے دور کرنا چاہئے۔ خرچ وغیرہ کے معاملہ میں اگر والدہ ناراض ہے اور یہ بیوی کے ہاتھ میں خرچ دیتا ہے تو لازم ہے کہ ماں کے ذریعہ سے خرچ کراوے اور کل انتظام والدہ کے ہاتھ میں دے۔ والدہ کو بیوی کا محتاج اور دست نگر نہ کرے۔ بعض عورتیں اوپر سے نرم معلوم ہوتی ہیں مگر اندر ہی اندر وہ بڑی بڑی نیش زنیاں کرتی ہیں پس سبب کو دور کرنا چاہئے اور جو وجہ ناراضگی ہے اس کو ہٹا دینا چاہئے اور والدہ کو خوش کرنا چاہئے''۔

(ملفوظات جلد دہم مطبوعہ لندن صفحہ ۱۹۲)

اس عالم رنگ و بُو میں اپنے رب کا ایک پیار اور اُس کے سب سے زیادہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کا تارا اور آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور عظیم روحانی فرزندِ جلیل حضرت مہدی دوران کی خوشنودی حاصل کرنے والا خوش نصیب وجود ایسا بھی گزرا ہے کہ جس نے اپنی ساری زندگی، زندگی کا ہر لحہ اور آرام اپنی والدہ کی خدمت پر قربان کر دیا تھا۔ آج پندرہ سو سال گزرنے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کس پیار سے اُس پیارے کا ذکر کرتے ہیں کہ:-

''اویس قرنی کیلئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے .. ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا اویسؓ کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ اُن سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کیلئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں اور چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہونگے ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اُس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟ ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے''۔

بہتر مسلمان

عن ابی موسی رضی الله عنه قال قلت یا رسول الله ای المسلمین افضل ؟ قال من سلم المسلمون من لسانه ویده (متفق علیه)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا مسلمان سب سے بہتر ہے۔ فرمایا وہ مسلمان جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری و مسلم)

رباعی

تیری یادوں کو پرویا نہیں جاتا ہم سے
اب تو یہ حال ہے سویا نہیں جاتا ہم سے
اس قدر روئے ہیں ہم تم سے بچھڑ کر طاہر
اب کوئی صدمہ ہو رویا نہیں جاتا ہم سے

(سید اقبال احمد طالب کلکتہ

بقیہ صفحہ (2)

ہے۔ گوائیٹے مالا میں مشن کے علاوہ ایک خوبصورت مسجد اور کلینک بھی تعمیر ہوا۔

افریقہ کے مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

۱۹۸۴ء تک افریقہ کے ۱۴ ممالک میں مشن ہاؤسز کی تعداد ۶۸ تھی۔ اب افریقہ کے ۲۵ ممالک میں مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے ۶۵۶ ہو چکی ہے۔

الغرض مجموعی طور پر اس وقت دنیا کے ۸۵ ممالک میں تبلیغی مراکز اور مشن ہاؤسز کی کل تعداد ۹۵۸ ہو چکی ہے۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت سکولز

۸۶-۱۹۸۵ء میں درج ذیل ممالک میں ۳۱ ہائر سیکنڈری سکولز تھے۔ سیکنڈری کے علاوہ پرائمری اور نرسری سکولوں کی مجموعی تعداد ۱۷۴ تھی۔ غانا۔ نائجیریا۔ سیرالیون۔ گیمبیا۔ لائبیریا۔ یوگنڈا۔

حضورؒ کے دور مبارک میں کانگو اور آئیوری کوسٹ میں بھی سکولز کا قیام عمل میں آیا۔

اس وقت افریقہ کے ۸ ممالک میں ۴۰ ہائر سیکنڈری سکولز، ۳۷ جونئر سیکنڈری سکولز ۲۳۸ پرائمری سکولز اور ۵۸ نرسری سکولز کام کر رہے ہیں۔ کل تعداد ۳۷۳ ہے۔ گویا حضورؒ کے دور ہجرت میں ۱۹۹ سکولز کا اضافہ ہوا ہے۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت ہسپتالز

سال ۸۶-۸۵ء میں ۷ ممالک غانا۔ نائجیریا۔ سیرالیون۔ گیمبیا۔ لائبیریا۔ آئیوری کوسٹ اور یوگنڈا میں ۲۴ ہسپتالز کام کر رہے تھے۔ اب اللہ کے فضل سے ان ممالک کے علاوہ درج ذیل ممالک میں اسپتالوں کا اضافہ ہوا ہے۔ بورکینا فاسو، بینن، کانگو، کینیا، اور تنزانیہ۔ اور یوں اس وقت افریقہ کے ان ۱۲ ممالک میں اللہ کے فضل سے احمدیہ کلینکس اور ہسپتالز کی تعداد ۳۶ ہو چکی ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل لنڈن ۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء صفحہ ۲۹)

پس کہاں ہیں وہ بد بخت معاندین جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوئے یہاں تو کامیابیوں و کامرانیوں کی ایسی مسلسل زندگی ہے جس کی مثال کہیں نظر نہیں آتی۔

پس ہم ان کے حسد و بغض کو ایک طرف رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ترانے گاتے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ تا قیامت گاتے رہیں گے۔ اور ان دشمنانِ احمدیت سے عرض کرتے ہیں کہ تم اتنے میں ہی اپنے حوصلوں کو تیاگ کر حسد کی چنگاریوں میں جل رہے لیکن جب ہمارے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے ذریعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہٗ اللہ تعالیٰ کے دَور سعید کے عظیم کارناموں کو نہایت شان کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے گا تو پھر تمہارا کیا حال ہوگا۔

پس بھلائی اسی میں ہے کہ خدا کی طرف سے آنے والی ہدایت کو قبول کر لو ورنہ ایک روز اپنے حسد و بغض کی آگ میں جلتے جلتے جہنم کی آگ میں بھی جلنا ہوگا۔

(منیر احمد خادم)

مومن کی صفات، داڑھی کی شرعی حیثیت واہمیت تاریخ کے آئینہ میں

بشارت احمد بشیر
پونچھ

داڑھی رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ آپ کی سنت اختیار کرنا فرض ہے داڑھی سے متعلق حضرت خاتم النبیین سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میہ بھی ہے کہ آپ کے خلفاء آپ کی سنت پہ گامزن تھے اور وہ داڑھی رکھتے تھے۔ پس انبیاء اور خلفاء الراشدین کی پیروی میں داڑھی رکھنی سنت اور قانون ہے۔ اور اسے معمولی بات سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اور پھر دلی محبت اور پیار کا تقاضا بھی یہی ہے کہ انسان ہمیشہ اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے محبوب کی پیاری چیز کو پیارا سمجھتا ہے۔ اور جس چیز کو اور بات کو محبوب ناپسند کرتا ہو مقتدی بھی اسے ناپسند کرے پس اس نہج سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا یہ تقاضا ہے کہ آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی جائے۔

داڑھی پر مغربیت کا اثر

مغربیت کی مسموم فضاء نے ساری دنیا کو ہر میدان میں متاثر کیا ہے بر و بحر اُسکے مذموم اثر سے باہر نہ رہ سکے۔ اُس سے برصغیر ہندو پاک بھی محفوظ نہیں۔ یہاں کی عوام کے دل و دماغ پر مہلک اثر ڈالے ہیں۔ اُس سے معاشرہ سوسائٹی غرض ہر چیز اثر انداز ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اُن میں ایک داڑھی منڈوانے کا اثر بھی بالعموم دکھائی دیتا ہے اور یہ صورت ایک وبائی بیماری کی طرح عالمگیر رنگ اختیار کر چکی ہے۔ اکثر نئی نسل کے نوجوان داڑھی منڈوانے کی مرض میں مبتلاء نظر آتے ہیں اور یہ بیماری اس طرح ہمارے معاشرہ کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہے ہے کہ اب اُسکو بیماری تصور ہی نہیں کرتے۔ بلکہ آج نوجوان اپنی ذہانت رسا پختگی اور عقل و فہم کا ثبوت اور خوبصورتی کا نشان قرار دیتے ہیں۔ عموماً چونکہ معاشرہ کے لوگ داڑھی منڈواتے ہیں اسلئے اُسکی اہمیت و افادیت کا احساس ذہنوں سے چوری ہو چکا ہے۔

مسلمان کیلئے داڑھی

اس لئے ضروری ہے کہ یہ سرور کائنات حضرت محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ خلفاالراشدین۔ صحابہؓ اور امت کے سلف الصالحین بزرگان اولیاء کرام کا نمونہ ہے۔ اور اس لئے یہ فرض ہے کہ جس وجود باجود کو ساری کائنات کیلئے اسوۂ حسنہ قرار دیا اور فرمایا۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کہ آپ کے لئے اس رسول کی ذات بابرکات میں بہترین نمونہ ہے ان کی پیروی کرو۔ اور گذشتہ ڈیڑھ ہزار سال سے امت کے صوفیاء۔ ابدال۔ اولیاء اور علماء کا نمونہ یہی رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے مقتداء کا نمونہ

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا نمونہ ڈاڑھی سے متعلق بھی یہی تھا کہ آپ اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ڈاڑھی رکھتے تھے۔ آپ کی رحلت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی بھی داڑھی تھی۔ اور بھی خلفاء عظام کا بھی اس پر عمل ہے۔

قارئین حضرات: یہ امر قابل غور اور تدبر و تفکر کا باعث ہے کہ یہی بزرگ ہستیاں اس دور میں بنی نوع انسان کیلئے خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ پیش فرمائی ہیں۔ پس جو شخص بھی ان کی پیروی کرتا ہے۔ وہ راہ ہدایت پر گامزن ہو کر اخروی زندگی کا مستحق ہو سکتا ہے۔ حقیقی معنوں میں آج ساری دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں سنی جماعت کہلانے کی مستحق ہے۔

تاریخ عالم کا مطالعہ کرنے سے یہ امر اظہر من الشمس ثابت ہوتا ہے کہ ابتداء آفرینش سے ہر ملک ہر قوم میں داڑھی کو خصوصیت حاصل رہی ہے۔

رومن داڑھی

روم کے لوگ ابتداء سے داڑھی کو خاص اہمیت دیتے رہے ہیں۔ داڑھی رکھنا عقل و خرد فہم و ذکاء کا نشان سمجھتے رہے ہیں۔ پوپ کے شہر ویٹیکن کی قدیم اور یادگار عمارت میں یہ الفاظ آج بھی لکھے ہوئے ہیں۔

"کہ خدا نے حضرت آدم کو باریش پیدا کیا۔

ان الفاظ کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت آپ کے چہرہ پر داڑھی تھی بلکہ یہ بات ان الفاظ سے پوری طرح مترشح ہوتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام داڑھی رکھتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی داڑھی رکھتے تھے اور دیگر انبیاء علیہم السلام ہندوؤں کے رشیوں اور مہاتماؤں میں بھی داڑھی کا رواج پایا جاتا ہے۔ اور سکھ ازم نے تو خاص اہمیت دی ہے۔

داڑھی پر جنگیں

تاریخ سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ داڑھی منڈوانے پر کئی بار سالہا سال تک جنگوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ تاریوں چینوں اور ایرانیوں میں کئی بار داڑھی رکھنے اور منڈوانے پر شدید جنگیں ہوئیں۔ فرانس اور انگلستان کی تین سو سالہ جنگ کی ابتداء بھی داڑھی کا قضیہ سے ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ فرانس کی "شاہ لوئیس ہفتم" نے شمالی فرانس کے شاہ ڈیوک آف پائیٹو اینڈ گنی کی لڑکی سے شادی کی "ڈیوک" نے اُسے جہیز میں اپنی ریاست کے دو صوبے دیئے شادی کے کچھ عرصہ بعد شاہ لوئیس نے اپنی داڑھی منڈوا دی اس پر "ملکہ" نے کہا کہ اگر آپ داڑھی نہیں رکھیں گے تو میں آپ سے طلاق لے لوں گی۔ دونوں میں اس بات پر شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور دونوں ہی اپنی اپنی بات پر اڑے رہے۔ اور آخر طلاق تک نوبت پہنچ گئی ملکہ نے طلاق لینے کے بعد ہنری دوم شاہ انگلینڈ سے شادی کر لی۔ اور جو دو صوبے جہیز میں دیئے تھے اُن کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ یہ جھگڑا اس قدر طول پکڑ گیا کہ بڑھتے بڑھتے آخر دونوں فریقین کے درمیان جنگ کی صورت اختیار کر گیا۔ چنانچہ ۱۱۵۲ء سے لیکر ۱۴۵۳ء تک پورے تین سو سال فرانس اور انگلستان کے درمیان خوفناک جنگ جاری رہی۔ یوں اُس وقت کی دنیا نے جہالت اور بربریت کا نمونہ دیکھا۔ اس واقعہ کا نتیجہ کچھ بھی ہو۔ داڑھی کی اہمیت وافادیت کا پتہ تو چلتا ہے کہ بڑے خاندانوں میں اس داڑھی کی کسقدر عزت توقیر واہمیت تھی۔

اسپین میں داڑھی

کسی زمانہ میں اسپین بھی دنیا میں عظیم حکومت، تہذیب ثقافت علم و ادب اور فنی علوم کا گہوارہ مانا جاتا تھا شاہ فلپ پنجم کے زمانہ تک اسپین میں بھی داڑھی کو ایک خاص اہمیت حاصل تھی۔ اُس دور میں داڑھی رکھنے والوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور اُس کی عزت و توقیر احترام و ادب کیا جاتا۔ اور داڑھی منڈوانے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا۔ اور معاشرہ و سوسائٹی میں کوئی مقام نہیں دیا جاتا تھا ...... اسپین کے شاہی خاندان میں داڑھی کے کئی فیشن رائج تھے۔ فرانس میں بھی داڑھی کا عام رواج تھا۔ جو اس طرح پڑا کہ شاہ فرانس فرانس اوّل نے داڑھی رکھ لی۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ داڑھی رکھنا فیشن بن گیا۔ اور یہاں تک حالت پہنچ گئی کہ فرانس کے لوگ داڑھی رکھنے والوں کو معتبر سنجیدہ، عقل و فہم کا علمبردار سمجھنے لگے اور داڑھی منڈوانے والے کو غیر معتبر غیر سنجیدہ سمجھتے تھے گیارہویں صدی سے لیکر چودہویں صدی تک انگلستان میں بھی داڑھی کا فیشن بڑا مقبول رہا۔ لیکن پندرہویں صدی کے اوائل میں ہی یہ طریق مٹ گیا۔ پینتیس سال بعد شاہ ہنری ہشتم کے زمانہ میں پھر داڑھی رکھنا فیشن میں داخل ہو گیا۔ جو کچھ عرصہ کے بعد چھوڑ دیا گیا۔

خلاصہ کلام یہ کہ داڑھی نے خواہ کوئی صورت و فیشن اختیار کیا ہو اہل دانش کے نزدیک یہ عزت توقیر فہم و ذکاء کی نشانی سمجھی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Main Bazar Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S)) 220260 (R) E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET
JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

ہیپاٹائٹس بی اور سی کا تعارف، تشخیص اور علاج

دنیا کے ۳۰ کروڑ افراد ہیپاٹائٹس B اور ۲۲ کروڑ افراد ہیپاٹائٹس C کا شکار ہیں

ہیپاٹائٹس B اور C کے متعلق عوام میں شعور بہتر ہوتا جارہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ غلط فہمیاں بھی پیدا ہوئی ہیں جو بعض امور کو صحیح طرح نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے ہیں ان کے تدارک کیلئے چند حقائق بیان کئے جارہے ہیں نیز قارئین کی سہولت کی خاطر ان دونوں (B اور C) کو الگ الگ پیش کیا جارہا ہے۔

ہیپاٹائٹس "B" انفیکشن

علامات

اس کی علامات مندرجہ ذیل ہیں۔ تھکاوٹ متلی یا قے ہونا، بھوک نہ لگنا، پیٹ میں ہلکا درد ہونا اور یرقان کا ہونا۔

چند حقائق

(۱) ایک اندازے کے مطابق دنیا میں تقریباً ۳۰ کروڑ افراد (HBV) کے حامل ہیں۔ یعنی ان کے جسم میں یہ وائرس موجود ہے اور اگر ان کا "HBs Ag" ٹسٹ کروایا جائے تو وہ مثبت آئے گا۔

ایسے لوگ کسی مریض کو اپنا خون نہیں دے سکتے کیونکہ اس طرح یہ وائرس دوسرے شخص میں منتقل ہوجاتے ہیں۔

(۲) H.B.V کے انفیکشن کے تقریباً 50% مریضوں میں فوری Acute علامات ظاہر ہوتی ہیں جو عموماً ایک سے چار ہفتے تک رہتی ہیں۔ (جن کا ذکر اوپر آچکا ہے) جب کہ ۵۰٪ مریض اس وائرس کے حملے سے بے خبر ہوتے ہیں اور ان میں یہ مخصوص علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ یہی وجہ ہے کہ HBV کے حامل بعض مریض حیران ہوتے ہیں کہ انہیں تو کبھی یرقان نہیں ہوا۔ یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جن میں علامات ظاہر نہیں ہوئی ہوتیں۔

(۳) اس ضمن میں ایک انتہائی اہم حقیقت یہ ہے کہ پانچ سال سے کم عمر کے بچوں میں سے صرف ۱۰٪ مریضوں میں بیماری کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

(۴) اس بیماری کا ایک روشن پہلو یہ ہے کہ بڑی عمر کے ۹۰٪ تا ۹۵٪ افراد چھ ماہ کے اندر اندر اس بیماری سے صحت یاب ہوجاتے ہیں۔ اور اس بیماری کے خلاف ان میں قوت مدافعت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور صرف ۵ تا ۱۰ فی صد مریض دائمی (Chronic) بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔

(۵) چھوٹی عمر کے مریضوں کیلئے یہ بیماری تاریک پہلو لئے ہوئے ہے ایک تا پانچ سال کی عمر کے ۳۰ تا ۵۰ فی صد بچے اور ایک سال سے کم عمر کے ۸۰ تا ۹۰ فی صد بچے بدقسمتی سے دائمی بیماری (Chronic Hapatitis B) کا شکار ہوجاتے ہیں۔

تشخیص

HBV کے تمام مریض، خواہ ان میں علامات ظاہر ہوں یا نہ ہوں، صرف اور صرف لیبارٹری ٹسٹوں کے ذریعے شناخت کئے جاسکتے ہیں۔ HBV کے انفیکشن کیلئے ویسے تو چار ٹسٹ کئے جاتے ہیں۔ لیکن ابتدائی طور پر جو ٹسٹ کروایا جانا ضروری ہے وہ "HBsAg" ٹسٹ ہے۔ یہ ایک عام ٹسٹ ہے جو تقریباً تمام اچھی لیبارٹریوں میں ہوتا ہے۔ "HBV" کے وہ مریض جن میں فوری (Acute) علامات ظاہر ہوتی ہیں، ان میں تین ماہ کے اندر اگر یہ ٹسٹ نفی میں (Negative) ہو جائے تو یہ مریض کی خوش قسمتی کی علامت ہے۔ ایسا مریض اس بیماری سے مکمل طور پر بچ جاتا ہے بلکہ آئندہ کیلئے اس بیماری سے محفوظ بھی ہوجاتا ہے کیونکہ ایسے افراد میں اس وائرس کے خلاف ایک مدافعتی پروٹین "Anti-HBs" پیدا ہو جاتا ہے جو تقریباً تمام زندگی اس وائرس کے خلاف اس کی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن اگر چھ ماہ گزرنے پر بھی HBsAg ختم نہ ہو تو ایسے مریض کو دائمی (Chronic) لیبل کردیا جاتا ہے۔

اس ٹسٹ کے علاوہ جگر کے مخصوص ٹسٹ کروانے سے بیماری کی شدت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ان ٹسٹوں میں سے سب سے اہم ٹسٹ "ALT" ہے۔ جو جگر کے خلیات کی بیماری کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔ جتنی زیادہ بیماری جگر کے خلیات میں ہوگی اتنا ہی خون میں (ALT) کی مقدار زیادہ ہوجائے گی۔

علاج

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ اس بیماری کے بہت سے مریض (دوائی کے ساتھ یا اس کے بغیر) تین ماہ کے عرصے میں تندرست ہو جاتے ہیں۔ ان کا HBsAg ٹسٹ Negative ہو جاتا ہے اور ان میں قوت مدافعت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان کو اس بیماری کے خلاف Vaccination کروانے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔ جب کہ چند مریض جن میں یہ مرض دائمی (Chronic) شکل اختیار کرلیتا ہے یعنی چھ ماہ گزرنے پر بھی HBsAg Positive ہی رہتا ہے۔ ایسے مریض جن میں جگر کے مخصوص ٹسٹ نارمل ہوتے ہیں انہیں صحت مند حاملین (Healthy Carriers) کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ خود تو تندرست ہوتے ہیں لیکن یہ بیماری دوسروں کو منتقل کرسکتے ہیں۔ جب کہ دوسری قسم کے مریض جن میں جگر کے افعال متاثر ہو رہے ہوں ان کیلئے مخصوص علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو مخصوص اینٹی وائرل Antiviral ادویات اور ایلفا انٹرفیران Alpha Interferon ٹیکوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ایسے علاج سے تقریباً ۴۰٪ افراد کو فائدہ ہوتا ہے۔

حفظ ماتقدم

اس بیماری کے بچاؤ کا سب سے اہم اور یقینی ذریعہ اس کے خلاف Vaccination کروانا ہے۔ خوش قسمتی سے اس بیماری کے خلاف مدافعت پیدا کرنے والی ویکسین کامیابی کے ساتھ تیار کرلی گئی ہے۔ صحیح Vaccination کروالینے سے تقریباً ۱۰۰٪ بچاؤ اس بیماری کے خلاف ممکن ہے۔

ہیپاٹائٹس "C" انفیکشن

علامات

تقریباً ۷۵٪ مریضوں میں اس بیماری کی کوئی بھی علامات ظاہر نہیں ہوتیں اور وہ اس وائرس کے داخلے اور حملے سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں اور یہ وائرس (HCV) نہایت خاموشی کے ساتھ ان کے جسم میں ڈیرے ڈال لیتا ہے۔ صرف ۱۰ تا ۲۵ فی صد مریضوں میں معمولی سی علامات ظاہر ہوتی ہیں جو کہ HBV کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔

چند حقائق

(۱) ایک عام اندازے کے مطابق دنیا میں ۱۷ کروڑ سے زائد لوگ (HCV) کے دائمی حامل Carrers ہیں۔ جو یہ بیماری دوسرے افراد میں بھی منتقل کرسکتے ہیں۔

(۲) صرف امریکہ میں ۴۰ لاکھ سے زائد افراد اس بیماری سے متاثر ہو چکے ہیں۔ غیر ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ممالک میں اس بیماری کے پھیلاؤ کا اندازہ آپ خود کرسکتے ہیں۔

(۳) عالمی ادارہ صحت WHO کے اندازے کے مطابق دنیا کے تقریباً ۳٪ افراد اس وائرس سے متاثر ہوچکے ہیں۔ اور یہ افراد تعداد میں ۲۲ کروڑ سے زائد بنتے ہیں۔

(۴) اس بیماری کا سب سے زیادہ خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس کے وائرس HCV کا شکار ہونے والے تقریباً ۸۵٪ افراد دائمی ہیپاٹائٹس (Chronic Hepatitis) کے مریض بن جاتے ہیں اور یہ بیماری آہستہ آہستہ جگر کے خلیات کو نقصان پہنچاتی رہتی ہے۔ ایسے مریضوں میں سے ۱۰ تا ۲۰ فیصد مریض جگر کی خطرناک بیماری Cirrhosis یعنی جگر کے سکڑاؤ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ یہ بیماری بذات خود نہایت خطرناک ہے جب کہ اس کے مریضوں میں سے ایک تا پانچ فیصد مریض مزید خطرناک بیماری یعنی جگر کے سرطان کا شکار ہوجاتے ہیں۔

تشخیص

ہیپاٹائٹس C کی تشخیص بھی صرف اور صرف لیبارٹری ٹسٹوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ HCV انفیکشن کا ابتدائی (Screening) ٹسٹ Anti-HCVAb کہلاتا ہے۔ یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ HBV کے برعکس اس ٹسٹ میں HCV کے خلاف بننے والے مدافعتی پروٹین یعنی اینٹی باڈی (Anti body) کو Detect کیا جاتا ہے۔ یعنی اس ٹسٹ سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ (HCV) وائرس کبھی انسانی جسم میں داخل ہوا تھا۔ کب داخل ہوا تھا؟ اس کا اندازہ کرنا اس ٹسٹ کے ذریعے ممکن نہیں! نیز اس ٹسٹ سے یہ بھی معلوم نہیں ہوسکتا کہ (HCV) وائرس انسانی جسم میں موجود ہے یا نہیں! اس مقصد کے لئے ایک جدید ٹسٹ جو PCR ٹیکنالوجی پر مبنی ہے اس کے ذریعے انسانی جسم میں (HCV) وائرس کی موجودگی کا پتہ لگانے کے علاوہ اس کی مقدار کا تعین بھی ہوسکتا ہے گویا یہ HCV کی تشخیص کا براہ راست (Diret) ٹسٹ ہے۔ جب کہ Anti-HCV اس وائرس کا بالواسطہ (Indirect) ٹسٹ ہے۔ اگر PCR ٹسٹ Positive آئے۔ اور جگر کے مخصوص ٹسٹ Liver Function Tests بھی ابنارمل ہوں تو اس مریض کا علاج ضروری ہوجاتا ہے۔ اور اگر مریض میں وائرس کی مقدار (Viral Load) کم ہو تو ایسے مریضوں کے شافی علاج کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ یہ PCR ٹسٹ نہایت مہنگے ٹسٹ ہیں اور علاج کے دوران بار بار کروانے پڑتے ہیں۔ اس لئے پوری دنیا میں (HCV) کی ابتدائی تشخیص کیلئے Anti-HCV ٹسٹ ہی کروایا جاتا ہے۔

باقی صفحہ (12) پر

پہلا آل کرناٹک وقف نو اجتماع بمقام یادگیر

مورخہ ۲۰/جولائی کو یادگیر میں آل کرناٹک وقف نو اجتماع ہوا جس میں واقفین نو اور واقفات نو کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بعد نماز ظہر و عصر تمام واقفین نو ان کے والدین و مہمانان کرام کیلئے ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ بعدہ واقفین نو و واقفات نو کا کوئز کا مقابلہ ہوا۔ تمام علمی و ورزشی مقابلہ جات کے بعد شام ۵ بجے زیر صدارت محترم محمد سلیم صاحب سکری امیر جماعت احمدیہ یادگیر صدر کیریر پلاننگ کمیٹی وقف نو ایک شاندار جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں واقفین نو و واقفات کی تلاوت نظم تقریر و ترانہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس جلسہ میں مہمانان خصوصی محترم مظفر احمد فضل نمائندہ وقف نو قادیان اور محترم شیراز احمد صاحب نائب نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت نے تقریر کی۔ صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ اور پھر تقریب تقسیم انعامات عمل میں آئی۔ محترم صدر جلسہ اور مہمانان خصوصی نے اپنے دست مبارک سے واقفین نو و واقفات نو اور معاونین کے درمیان انعامات تقسیم کئے۔ اس اجتماع میں جماعت احمدیہ یادگیر کے علاوہ جماعت احمدیہ بنگلور، شموگہ، بیجاپور، دیودرگ، گلبرگہ۔ نیز جماعت احمدیہ یادگیر و دیگر جماعتوں سے کثرت سے افراد جماعت نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ واقفین و واقفات و مہمانان کرام کیلئے رہائش و خورد و نوش کا انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ اور مزید مقبول خدمات دینیہ کی توفیق عنایت فرمائے۔ (شیخ محمد ذکریا مبلغ سلسلہ یادگیر)

سرکل موگا پنجاب میں تربیتی اجلاسات

چڑک:۔ 28.7.03 کو جماعت احمدیہ چڑک (موگا) میں تربیتی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت ہوا تلاوت و نظم کے بعد مولوی عبد اللطیف صاحب مولوی بلال احمد صاحب اور خاکسار محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

راماں:۔ مورخہ 29.7.03 کو جماعت احمدیہ راماں (موگا) میں خاکسار کی زیر صدارت تربیتی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مولوی بلال احمد صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔

مہروں:۔ مورخہ 30.7.03 کو جماعت احمدیہ مہروں (موگا) میں صدر صاحب جماعت احمدیہ مہروں مکرم نواب دین صاحب کے زیر صدارت تربیتی اجلاس ہوا تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور مکرم بلال احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی اجلاس میں شامل احباب و مستورات کے درمیان آخر میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر تقریباً تیس افراد نے شمولیت کی۔ (محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ مہروں موگا)

سنگھ پورہ: (موگا) 26.7.03 کو سنگھ پورہ میں ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر ہوئی اور تقریر کے بعد خاکسار نے مقامی بچوں سے نماز اور دینی سوالات کئے۔ (بلال احمد جماعت احمدیہ سنگھ پورہ)

ضروری اعلان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ دار القضاء میں کارروائی کے متعلق اپنی درخواست براہ راست دفتر ناظم دار القضاء قادیان کے نام بھجوایا کریں تاکہ کارروائی میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔ درخواست کے نقول مدعا علیہم کی تعداد کے مطابق ارسال کریں اور ایک سے زائد کاپی دفتری ریکارڈ کیلئے ارسال کریں۔ نیز یہ بھی تحریر کریں کہ قضاء جو بھی فیصلہ کرے گی وہ مجھے منظور ہوگا۔ (ناظم دار القضاء قادیان)

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

ہماچل میں تربیتی اجلاسات و مجالس سوال و جواب

ٹنگولی: 21.7.03 کو جماعت احمدیہ ڈنگولی میں عزیز بلبیر محمد کی تلاوت قرآن مجید سے جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا نظم عزیز راکیش محمد نے پڑھی پہلی تقریر خاکسار محمد نذیر نے کی دوسری تقریر مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے کی موصوف نے عمدہ رنگ میں قیام نماز کے بارے میں نو مبائعین کو قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں مختلف پہلوؤں سے مثالیں دے کر سمجھانے کی کوشش کی بعدہ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ مقامی معلم مکرم نذیر احمد صاحب نے پوری محنت اور کوشش سے سارے لوگوں کو جلسہ کیلئے جمع کیا۔ جلسے کے بعد آدھا گھنٹہ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ نیز اسی روز بعد نماز عشاء مسجد برنو میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں نو مبائعین کو ابتدائی مسائل سمجھائے گئے۔

پیرہ: مورخہ 22.7.03 کو صبح ۸ بجے جماعت احمدیہ پیرہ (ہماچل) میں عزیز محمد رحیم کی تلاوت قرآن پاک سے جلسہ شروع ہوا نظم عزیزہ مدیہ بیگم نے پڑھی بعدہ مکرم سلطان احمد صاحب ظفر اور خاکسار محمد نذیر مبشر نے تقاریر کیں نیز نو مبائعین بچوں سے مختلف دینی باتیں سنیں یہاں پر مکرم شبیر احمد صاحب معلم نے جلسے کی تیاری کی تھی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق اسی روز بعد نماز ظہر احمدیہ مسجد ٹھٹھل میں عزیز یوسف محمد کی تلاوت قرآن پاک سے جلسہ شروع ہوا بعدہ تین نو مبائعین بچیوں اور ایک بچے نے باری باری خوش الحانی سے نظمیں پیش کیں پہلی تقریر خاکسار محمد نذیر مبشر نے کی دوسری تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے کی بعدہ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں محترم سلطان احمد صاحب نے نو مبائعین کے سوالوں کے جواب دیئے۔ اسی طرح مکرم مولوی رفیق احمد صاحب عاجز خاکسار محمد نذیر مبشر، محترم سلطان احمد صاحب ظفر نے جماعت احمدیہ نادون اور جماعت احمدیہ بابو گلو میں بھی مجالس سوال و جواب منعقد کیں۔

ہرڈی:: مورخہ 23.7.03 کو جماعت احمدیہ ہرڑی (ہماچل) میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں جماعت احمدیہ کھبلی۔ ہرڑی اور بالا گلو میں جماعتوں کے نو مبائعین نے شرکت کی تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار محمد نذیر مبشر نے مالی قربانی کے بارے میں مختصر تقریر کی۔ بعدہ مکرم سلطان احمد صاحب ظفر نے نو مبائعین کو جماعتی نظام اور اصولوں کے مطابق چلنے کی طرف توجہ دلائی۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

بقیہ صفحہ (11)

علاج

اس علاج کا مقصد انسانی جسم میں وائرس کو ختم کرنا ہوتا ہے نہ کہ مدافعتی پروٹین (Anti-HCV) کو۔ عوام الناس اور بعض طبیبوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ Anti-HCV کا علاج کرنا ہے۔ اور بعض معالجین جو اس مرض کا کامیاب علاج کرنے کے دعوے کرتے ہیں اور اس بیماری کے وائرس کے متعلق سطحی معلومات رکھتے ہیں، وہ اپنی تمام توانائیاں Anti-HCV (جو کہ بعض مریضوں میں خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔) کو ختم کرنے کی کوشش میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور افسوسناک بات یہ ہے کہ پڑھے لکھے افراد بھی ایسے افراد سے علاج کروا کر اپنی صحت اور پیسے کو برباد کر دیتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بیماری کے متعلق عوام کی معلومات بے حد کم ہیں، نیز ایلوپیتھک علاج کا خوف اور اس کا نہایت مہنگا ہونا بھی اس کے بڑے اسباب ہیں۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ (Alpha Interferon) کے نہایت مہنگے انجکشن لگوانے کے باوجود HCV انفیکشن کے صرف ۲۰٪ کے قریب مریض صحت یاب ہوتے ہیں ایسے مریض کے صحت یاب ہونے کی کسوٹی جگر کا درست ہونا اور وائرس کا جسم سے ختم ہو جانا ہے۔ اس کے مدافعتی پروٹین کو ختم کرنا نہیں۔

علاج کے سلسلے میں تیزی کے ساتھ تحقیقات ہو رہی ہیں یہ امید کی جا سکتی ہے کہ جلد یا بدیر اس بیماری کا زیادہ بہتر اور موثر علاج دریافت ہو جائے گا۔

حفظ ماتقدم

بدقسمتی سے اس وائرس کے خلاف کوئی موثر Vaccine ابھی تک تیار نہیں کی جا سکی۔ صرف احتیاط ہی اس بیماری سے بچاؤ کا بہترین طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بیماری سے محفوظ

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

غیر ملکی رپورٹیں

جماعت احمدیہ بلجیم کے
گیارھویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد
مختلف دینی موضوعات پر تقاریر۔
زیر تبلیغ افراد کے ساتھ مجالس سوال وجواب

(مرتبہ: نصیر احمد شاھد۔ مبلغ سلسلہ بلجیم)

جماعت احمدیہ بلجیم کا گیارہواں جلسہ سالانہ مؤرخہ ۲۷۔۲۸اور ۲۹ جون ۲۰۰۳ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار مرکزی مشن ہاؤس بیت السلام میں بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔

جلسہ سے قبل وقارِ عمل کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ بیرون از برسلز مختلف جماعتوں کے خدام اس کے لئے آتے رہے۔ ۲۵/ جون بروز بدھ مارکیز لگا دی گئیں۔ اور جمعہ تک مختلف شعبہ جات کے ناظمین اور ان کے معاونین کام کرتے رہے۔ یوں جمعہ کے وقت تک تقریباً سب انتظامات مکمل ہو گئے تھے۔ لوکل جمعہ مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے پڑھایا۔ اس کے بعد شرکاء جلسہ نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ لندن سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست سنا۔

افتتاحی اجلاس

چار بجے سہ پہر پرچم کشائی کے بعد مکرم امیر صاحب ہالینڈ کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم سے اِس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جو برادرم رائے مظہر احمد نے کی۔ پھر برادرم عبدالباسط نے حضرت مسیحِ موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب بلجیم نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ دعا کے بعد خاکسار نے 'نظامِ خلافت پر اعتراضات کے جوابات' کے موضوع پر تقریر کی۔

جلسہ کے کل پانچ اجلاسات ہوئے اور دس تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں اکثر تقاریر خلافت کے موضوع سے متعلق تھیں۔

ہفتہ کے روز دو اجلاس ہوئے اور ان میں چار تقاریر ہوئیں۔ پہلے اجلاس میں مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب اور مکرم مقصود الرحمان صاحب نے بالترتیب ''جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جوابات'' اور ''سیرت حضرت ابو بکر صدیق ؓ'' پر تقاریر کیں۔ دوسرے اجلاس میں ''قیامِ صلوٰۃ'' اور ''تلاوتِ قرآنِ کریم کی اہمیت اور برکات'' پر مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ سلسلہ ہالینڈ اور مکرم نعیم احمد صاحب شاہین نے تقاریر کیں۔

بروز اتوار پہلے اجلاس میں ''سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ '' پر مکرم منیر احمد صاحب بھٹی نے تقریر کی۔ مکرم اعجاز احمد صاحب نے بعنوان ''حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کارنامے'' تقریر کی۔

تبلیغی مجالس

دوران جلسہ اردو، ڈچ اور فرنچ میں تبلیغی مجالس ہوئیں۔ ہر مجلس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوتا رہا۔ اس کے بعد متعلقہ زبان میں مختصر تعارفی تقریر ہوتی تھی اور پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔

اردو تبلیغی مجلس میں تلاوت کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف مختصراً بیان کیا۔ سوالات کے جوابات مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی، مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ انچارج ہالینڈ اور خاکسار نے دئے۔ اس مجلس میں پاکستانی انڈین اور نیپالی مہمان شامل ہوئے تھے۔

ڈچ تبلیغی مجلس میں تلاوت کے بعد برادرم حنیف صاحب آف ہالینڈ نے تعارفی تقریر کی اور سوالوں کے جوابات مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے دئے۔ خاکسار نے بھی بعض مواقع پر انگریزی میں بعض باتوں کی وضاحت کی جسے محترم امیر صاحب نے ڈچ زبان میں مہمانوں کے لئے بیان کیا۔ اس پروگرام میں ہمارے علاقہ دلبیک کے میئر بھی شریک ہوئے اور آخر میں موصوف نے جماعت کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

فرنچ تبلیغی مجلس بھی تلاوت قرآنِ کریم سے شروع ہوئی۔ خاکسار نے بعض مسائل کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے مسلک کو بیان کیا۔ اس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات دئے گئے۔

مجلسِ سوال و جواب

احبابِ جماعت کے لئے اردو میں ایک مجلسِ سوال و جواب منعقد کی گئی۔ اِس مجلس میں سوالوں کے جوابات محترم حیدر علی صاحب ظفر، محترم نعیم احمد صاحب وڑائچ اور خاکسار نے دئے۔ نماز باجماعت کے علاوہ نمازِ تہجد بھی ہوتی رہی اور نمازِ فجر کے بعد دونوں روز درسِ حدیث ہوتا رہا۔

اختتامی اجلاس

بروز اتوار تین بجے سہ پہر بصدارت مکرم امیر صاحب بلجیم اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوئی جو برادرم مبرور احمد خان نے پیش کی۔ بعد ازاں برادرم رائے مظہر احمد نے حضرت مسیحِ موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد محترم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے ''اطاعتِ خلافت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم ہبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی دعا سے قبل مکرم امیر صاحب بلجیم نے مرکزی مہمانوں، ہالینڈ، جرمنی اور فرانس سے آنے والے مہمانوں، لوکل احبابِ جماعت اور جلسہ کے تمام کارکنان خاص طور پر لنگر خانہ اور مہمان نوازی سے متعلقہ کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدرِ مجلس کے ارشاد پر مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے اختتامی دعا کرائی۔

امسال جلسہ کے تمام پروگراموں کے لئے انگریزی، ڈچ اور فرنچ میں ترجمہ کی سہولت مہیا تھی جس سے ضرورت منداحباب نے فائدہ اٹھایا۔ امسال کل حاضری ۲۶۶ رہی۔ زیر تبلیغ مہمانوں کی تعداد ۷۹ تھی۔

بیعت

امسال تین بیعتیں بھی ہوئیں۔ انمیں دو افغانی تھے اور ایک پرتگالی نژاد خاتون تھیں۔ الحمدللہ

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس جلسہ پر تمام شامل ہونے والوں کو حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔ اور تمام کارکنان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے
۲۳ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: مکرم مبشر احمد چوھدری۔ افسر جلسہ سالانہ)

نن سپیٹ (Nunspeet) بیت النور میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کا ۲۳واں جلسہ سالانہ خداتعالیٰ کے فضل اور رحم اور کامیابی کے ساتھ اور اپنی تمام تر برکتوں اور رونقوں سے لبریز منعقد ہوا۔ الحمدللہ

محترم امیر صاحب کی منظوری سے خاکسار اور جلسہ سالانہ کمیٹی نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کو احسن طریق پر چلانے کے لئے کل ۳۲ شعبہ جات تشکیل دئے۔ اور ہر شعبہ کے لئے الگ ناظم مقرر کیا گیا۔ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے سوا ایک بجے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی کی اور محترم امیر صاحب ہالینڈ نے ہالینڈ کا جھنڈا لہرایا۔ دعا کے بعد محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد احباب نے MTA کے ذریعہ حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا۔ جلسہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز بیت النور کے قریب ایک ہال میں چار بجے سہ پہر امام راشد صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر محترم امیر صاحب ہالینڈ مکرم ھبۃ النور فرحاخن نے کی

اجلاس کے بعد شام کو مہمانوں کے ساتھ تبلیغی نشست ہوئی جس میں کل تعداد ۷۵ افراد تھی۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کا آغاز محترم امیر صاحب بلجیم کی زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ہدایت اللہ ھبش صاحب آف جرمنی کی ''یورپ میں تبلیغ'' کے موضوع پر انگلش زبان میں تھی جس کا اردو ترجمہ ساتھ ساتھ ہوتا رہا۔ دوسری تقریر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ بلجیم نے ''ذکر حبیب'' (حضرت مسیح موعودؑ) کے موضوع پر کی۔ اس دن کے دوسرے اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں جو تینوں ڈچ زبان میں تھیں۔ اور اس اجلاس میں پچاس ڈچ مہمانوں اور ''نن سپیٹ'' کے میئر نے شرکت کی۔ ایک مقامی چرچ کے پادری نے بھی تقریر کی اور جماعت کی محبت کی عملی کارکردگی کو سراہا۔ اس اجلاس کے بعد مہمانوں نے مختلف سوالات پوچھے جن کے ڈچ زبان میں محترم امیر صاحب نے جوابات دیئے۔ شام کو اردو بولنے والے احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔

اس جلسہ کے آخری دن صبح کے اجلاس میں پہلی تقریر محترم حامد کریم صاحب مبلغ پولینڈ کی تھی انہوں نے ''غزوات النبی ﷺ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ ہالینڈ نے ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ'' کے موضوع پر کی۔ اختتامی اجلاس مرکزی نمائندہ محترم عطاء المجیب راشد صاحب کی زیر صدارت بعد دوپہر شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم محمد جلال شمس صاحب نے اپنی ''اسیری کی یادوں'' کے موضوع پر کی جو بڑی ایمان افروز اور جذبات سے معمور تھی۔ دوسری تقریر مکرم امیر صاحب ہالینڈ کی تھی انہوں نے جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں اور بیرونی امراء، مبلغین خاص طور پر محترم عطاء المجیب راشد صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کی کل حاضری مجموعی طور پر ۷۵۱ رہی۔ الحمدللہ

بعدہ ایک ڈچ مہمان جو ایک جج کے عہدے پر فائز ہیں نے جماعت احمدیہ کی محبت اور پیار کی تعلیم کی نہایت احسن پیرایہ میں تعریف کی۔

جلسہ کے اختتامی خطاب میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے ''نظام جماعت سے وفا، عبادات اور جماعتی عہدیداروں کی اطاعت'' اور آخر میں نظام خلافت کے ساتھ پیار و وفا اور خلافت کی برکات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اختتامی دعا کے ساتھ بخیر وخوبی یہ مبارک جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔

والد محترم سید محمد شاہ صاحب سیفی مرحوم کی طرف سے حج بدل

مرغوب و دل پسند من قالِ محمد است　　لیل و نہار من بخیالِ محمد است
طبعم بوصف خلق و خصالِ محمد است　　جان و دلم فدائے جمالِ محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

یہ عشقِ رسول کریمؐ میں مخمور مسحور و معمور کلام میرے والد محترم جناب سید محمد شاہ صاحب سیفی مرحوم و مغفور ابن حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ہے۔ یہ نتیجۂ فکر و سخن در مدحِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ نے اکثر منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ کی چاشنی اور گہرائی سے متاثر ہو کر کئی بار بطورِ تضمین طبع آزمائی کی ہے جو کہ اہلِ علم اور صاحبِ ذوق طبائع کیلئے فیض رساں اور صیافتِ طبع کا باعث بنی ہے۔ محترم والد صاحب اپنے رنگ میں ایک منفرد شخصیت کے حامل تھے۔ آپ بدرجۂ اتم عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مخمور تھے۔ اعلیٰ روحانی مقام کے حامل انسان تھے۔ آپ اپنے بچپن ہی سے ایک باعمل، دیندار اور دینِ اسلام کے سچے اور حقیقی علمبردار تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تبلیغ و نشر و اشاعتِ اسلام میں بسر کیا۔ آپ کا اصل خمیر اور ضمیر اپنے بزرگانِ سلف اور خاندانی تقویٰ اور پرہیز گاری کا آئینہ دار تھا۔ دینِ اسلام کی پاسداری آپ کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ جہاں تک میرا مشاہدہ ہے میں نے ہمیشہ آپ کو عباداتِ الٰہیہ میں مصروف پایا۔ تبلیغِ اسلام و احمدیت کی تو جنون کی حد تک آپ میں تڑپ اور خواہش تھی۔ آپ اللہ تعالیٰ کی عظمت و محبت کی چاشنی سے سرشار ایک روحانی وجود تھے۔ آپ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اس حد تک عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مخمور تھے کہ اکثر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ کا ذکر آپ کی زبان پر آتا تو آپ کی آنکھیں شدت جذبات سے اشک بار ہو جاتی تھیں آپ کے منظوم کلام اکثر اشعار آنحضرتؐ کی تعریف و توصیف میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ محض اللہ تبارک تعالیٰ کا احسان تھا کہ اکثر اوقات آپ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خوابوں میں نصیب ہوئی۔ جس کا آپ اکثر ذکر فرماتے تھے۔ علاوہ ازاں حضرت مسیح موعودؑ۔ خلفائے راشدین اور اولیاء کرام کی زیارتوں اور شرفِ ملاقات سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا۔

تدریس آپ کا پیشہ تھا اور بہترین استاد تھے۔ آپ کے ہزاروں شاگرد ایسے تھے جو اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے اور ہمیشہ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ وباللہ توفیق۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ کو اپنی زندگی میں حج بیت اللہ اور مدینہ پاک کی زیارت کی بیحد تمنا رہی۔ مگر آپ پر بے شمار ذمہ داریاں عائد تھیں۔ جن سے آخری عمر تک عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ ابھی یہ آرزو تشنہ تکمیل ہی تھی کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احمدی احباب کیلئے حج کے واسطے سازگار حالات نہ پاتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے۔ کوئی میری طرف سے حج بدل ہی کر لیتا۔ آپ کی اولاد میں پہلے اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیاں عطا کیں۔ چونکہ بیٹا نہ تھا اس لئے آپ نے مشیتِ ایزدی سمجھتے ہوئے عزمِ صمیم کیا تھا کہ میں نے ان بیٹیوں ہی کو بیٹوں کی طرح بنانا ہے۔ لہٰذا ان کی تعلیم و تربیت میں ہمہ وقت کمر بستہ رہے۔ بچیوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی اور برسرِ روزگار بنایا اس کے بعد ہم دو بھائیوں کی پیدائش ہوئی۔ اور ہماری تعلیم و تربیت میں بھی والد صاحب کا کماحقہٗ تعاون رہا۔ آپ ایک مشفق و مہربان باپ تھے۔ آپ نے اپنی تمام دنیوی آرزوؤں کو اپنے سینے میں ہی دبائے رکھا۔ اور آپنے آپ کو بے حد مشکلات میں ڈال کر اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت ہی کو مقدم رکھا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار کی پیدائش بے شمار دُعاؤں کے بعد ہوئی۔ اس عاجز کے نام اپنی ایک دُعائیہ نظم میں فرمایا ہے۔

تو سراپا میری دُعاؤں کا
سروِ نازِ امورتم ہی ہو
ایسی کوشش کرو کہ سب سمجھیں
چشمِ سیفیؔ کے نور تم ہی ہو

خاکسار کی دلی تمنا تھی کہ والد صاحب کی طرف سے حج بدل کرے۔ اس لئے خاکسار کا یہ یقین ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور والد صاحب کی دُعاؤں اور تمنا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو ۱۹۹۳ء میں جرمنی سے براستہ (جنیوا) سوئٹزرلینڈ حج بیت اللہ اور زیارتِ حرمینِ شریفین کی سعادت عطا فرمائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے خاندان میں سب سے پہلے اس عاجز ہی کو یہ اعزاز بخشا۔ جو والد صاحب کی طرف سے حج بدل کا پیش خیمہ بنا۔ چونکہ خاکسار کے دل میں یہ خواہش جاگزیں تھی کہ اب والد صاحب کی طرف سے حج بدل کرنا ہے تو محض خدا تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اُس نے خاکسار کو ۲۰۰۱ء میں جرمنی سے براستہ (میلانو) اٹلی والد مرحوم کی طرف سے حج بدل کرنے کی توفیق بخشی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار کو ۱۹۹۳ء میں بھی والد صاحب۔ والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ کی طرف سے عمرہ کرنے کی بھی توفیق ملی تھی۔ طویل عرصہ قبل محترم والد صاحب نے ایک نظم بطور سلام بحضور سرورِ کائنات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لکھی تھی اور یہ دلی آرزو بھی تھی کہ موقعہ ملنے پر خود وہاں پہنچ کر روضۂ اقدس پر پیش کروں۔ والد صاحب کی نمائندگی میں اس عاجز نے ۱۹۹۳ء میں بھی اور ۲۰۰۱ء میں بھی متعدد بار آپ کی طرف سے یہ سلام روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر شدتِ جذبات کی وجہ سے اشکبار آنکھوں کے ساتھ پیش کیا۔ خاکسار کے بعد میرے ماموں محترم مبارک احمد ظفر صاحب مرحوم و مغفور اور ہمشیرہ سیدہ زہرہ جبیں صاحبہ کو بھی حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کی توفیق ملی اور انہیں بھی والد صاحب کی طرف سے تحریر شدہ یہ سلام بحضور صلی اللہ علیہ وسلم روضۂ اقدس پر پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ عاجزانہ دُعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی طرف سے اس حج بدل کو شرف قبولیت بخشے۔ تا میرے والد مرحوم کے روحانی مدارج بلند ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کو جنت الفردوس میں تسکین حاصل ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ ڈاکٹر سید بشارت احمد۔ ریجنل امیر جرمنی

مسجد بیت الفتوح (عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

(......۱/۳ اکتوبر ۲۰۰۳ کو افتتاح کی مناسبت سے......)

کس قدر سرشار ہیں حمد و ثنا سے احمدی
شکرِ للہ بن گئی مغرب میں اک مسجد نئی
چشمۂ توحید بن جائے یہ ہے سب کی دعا
قربِ مولیٰ کا وسیلہ اس کو پائے ہر کوئی

دورِ خامس میں عطا ہم کو ہوا یہ ارمُغاں
رحمتِ باری کا اک پائندہ و زندہ نشاں
مرکزِ فتح و ظفر ہو جائے یہ بیت الفتوح
اس کے میناروں سے گونج اٹھے صدائے قادیاں

اس کی وسعت کو عطا کر اے خدائے مہرباں
وہ نمازی جن پہ تیری رحمتیں ہوں بے کراں
اس کو اپنے ذکر سے معمور صبح و شام رکھ
اور بنا اپنے کرم سے سجدہ گاہِ قدسیاں

یہ ترا گھر ہے الٰہی ! تو اسے آباد رکھ
ہر نمازی کو عطائے خاص سے دلشاد رکھ
تیرے گھر کے فرش پر آکر جو ہوں سجدہ گزار
ان کے گھر ہر درد ہر آزار سے آزاد رکھ

عابدوں کا نخلِ ایماں فضل سے شاداب رکھ
تشنہ روحوں کو لقا سے ہر گھڑی سیراب رکھ
تیرے بندے جب بھی آئیں در پہ تیرے اے خدا
اپنی رحمت کا کھلا ان کے لئے ہر باب رکھ

دعائے مغفرت

خاکسار کے بیٹے عزیزم شاہد محمود کی خوش دامنہ مسماۃ شہشاہ بیگم اہلیہ مکرم محمد معین الدین صاحب مرحوم آف محبوب نگر (آندھرا) مورخہ 14 اور 15 ستمبر کی درمیانی شب کو ملٹری ہسپتال سکندر آباد میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوفہ صوم و صلوۃ کی پابند صابر و شاکر اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ مورخہ 26.9.03 بروز جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان میں ان کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔　(غلام نبی درویش قادیان)

منقولات

اب تبلیغی جماعت بھی نشانے پر

خبر آئی ہے اور بلحاظ منطقی قواعد خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا احتمال ہوتا ہے لیکن یہ خبر امریکہ کے سب سے بڑے اخبار ''نیویارک ٹائمز'' کی جاری کردہ ہے لہٰذا اگر جھوٹ ہے تو بہت جھوٹ ہے اور اگر سچ ہے تو بہت بڑا سچ، امریکہ نے ۱۱ر ستمبر کے بعد ساری دنیا کی مسلم تنظیموں کا Combing Operation کیا اور محدب شیشے کے ذریعے چھوٹی چھوٹی جوؤں کو دیکھا تو ان میں بعض پر ''تبلیغی جماعت'' بھی لکھا ہوا نظر آیا، سب تحقیقاتی ''اول جلولیات'' کو امریکی کمپیوٹر میں فیڈ کیا گیا تو پتہ چلا کہ دہشت گرد اس جماعت کو پہلی سیڑھی کے طور سے استعمال کرتے ہیں۔ جونہی امریکہ نے تبلیغی جماعت کے بارے میں شک و شبہ کا اظہار کیا ہندوستان کب خاموش بیٹھنے والا تھا صحیح ہے کہ ہم اپنی کچھ مجبوریوں کے باعث عراق میں اپنی فوج نہیں بھیج سکتے لیکن کیا تبلیغی جماعت کے سلسلہ میں ہم امریکہ کی ہاں میں ہاں نہیں ملا سکتے۔ سو گجرات میں ۸ سعودی اور ایک سوڈانی کو ''شدت پسند اسلامی مبلغ'' کی پاداش میں گرفتار کرلیا گیا اور ہم ترشول بانٹ کو جو تبلیغ کر رہے ہیں وہ تو ''خفت پسند انسانی تبلیغ'' ہے جو این ڈی اے کی سرکار بکھرنے کے بعد بھی جاری رہے گی۔

اس متوقع نئے حالات میں ہمارا اور خاص طور سے تبلیغی جماعت کا فرض بنتا ہے کہ جب تک امریکہ اور ایڈوانی جی کا غصہ ٹھنڈا نہ ہو ہمیں تمام ادبی، سماجی، تعلیمی و مذہبی سرگرمیاں خیرباد کر دینی لازمی ہے۔ اس لفظ کا تعلق محترم المقام انوار اللہ صاحب سے نہیں جو پہلے ہی ایک چھوٹے موٹے امریکی حملے کو بھگت رہے ہیں۔ اللہ انہیں صحت دے ان نئے حالات میں ہم حلف کھا کر دعویٰ کر سکتے ہیں کہ خود ''حلف'' کو بھی خطرہ ہے جسے امریکہ "Hijacking & looting front" کے طور پر ڈیکوڈ کرتا ہے۔ ''سُنی دعوت اسلامی'' بھی زد میں ہے۔ علاوہ ازیں ''تحفظ مجلس ختم نبوت'' حسامیہ بک ڈپو ڈہڈی ڈسٹری بیوٹرس، سید غوث خاموشی اسلامک ٹرسٹ، جماعت قصیدہ بردہ شریف، مجالس آیت کریمہ، انجمن رفقائے جلال کوچہ، انجمن ہواخوران صبح گاہی دکن، انجمن دامادان ٹھگی جیل، انڈیا صوفی نورم، عربی ترقی سنسد، وشوا مسلم پریشد، سید ایجوکیشنل سوسائٹی، ندا ویلفیر سوسائٹی، نیشنل اسوسی ایشن آف مسلم فاؤنڈیشن (نام) جمیعت القریش، بزم تاباں، انجمن محبان زکریا کاندھلوی، اولڈ سٹی پیس اینڈ ڈیولپمنٹ کمیٹی اور لاوارث مسلم میت بورڈ جیسی شہری تنظیمیں نہ صرف امریکہ کے عتاب کا شکار ہوں گی بلکہ انہیں خاطر خواہ شہرت بھی حاصل ہوگی۔ اضلاع کی تنظیمیں بھی مایوس نہ ہوں، آل انڈیا اسلامک ٹیچرس ایسوسی ایشن وقار آباد، سوشیل ویلفیر آرگنائزیشن گولکنڈہ اور مدینہ ایجوکیشنل سوسائٹی محبوب نگر کے وارے نیارے ہو سکتے ہیں۔ کوئی یہ کہنے کی حماقت نہ کرے کہ تبلیغی جماعت ہندوستان کا اندرونی مسئلہ ہے اس لئے امریکہ دخل نہ دے تو ہی مناسب ہے۔ امریکہ کو ویٹو کا حق حاصل ہے اور امریکہ کے خلاف کسی کو ویٹو تو کیا ''پیٹو'' کا بھی حق حاصل نہیں۔ گولی ہمیشہ امریکہ چلائے گا گولی کے ساتھ دادا گیری بھی چلائے گا، بم برسائے گا اور بم کے ساتھ قہر بھی برسائے گا۔ آپ کو دنیا میں رہنا ہے تو سب خندہ پیشانی سے برداشت کریں ورنہ خدا حافظ۔ یہ تو صرف آغاز ہے امریکہ ابھی ''وارم اپ'' کے مرحلے میں ہے۔ خون گرم ہونے پر خطہ ارض کے کسی انسان کو (حشرات الارض کو بھی) باستثنائے چین و شمالی کوریا امریکی منظوری کے بغیر سانس لینے کی اجازت نہیں رہے گی۔ اردو تاریخ شاہد ہے کہ حضرت اکبر الہ آبادی نے سب سے پیشتر امریکی خطرے کی بو سونگھ لی تھی اور کہا تھا کہ

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جاجا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

تبلیغی جماعت چونکہ صرف خدا (آج کل صرف اللہ) کا نام نہیں لیتی بلکہ چلے بھی منعقد کرتی ہے اور چلہ کی قدیم تاریخ تو قوم موسیٰ سے جڑی ہوئی ہے اسلئے ہر ''فرعون مزاج'' ملک کو ہر اس بات سے ڈر لگے گا جس کا ادنیٰ تعلق بھی موسیٰ سے ہو۔ امریکہ میں تبلیغی جماعت کے لوگ بھرے ہوئے ہیں اور مقابلے میں امریکہ تبلیغی جماعت کے لوگوں سے بھرا ہوا ہے اور اس طرح ''دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی'' اور شاید یہ چلوں کا کمال تھا کہ امریکہ کا ایک آزمائشی میزائل ناکام ہو کر آگ کا گولہ بن سمندر کی آغوش میں سما گیا۔

امریکی سیاست کو چونکہ ''کہیں پہ نگاہیں کہیں پہ نشانہ'' والا بھولا بسر گیت یاد ہے اسلئے ہمیں یقین ہے کہ امریکہ نہ شام کو، نہ ایران کو نہ پاکستان کو نہ ہندوستان کو نہ شمالی کوریا کو بلکہ اچانک ملیشیا کو نشانہ بنائے گا اور اسے ''ستیاناسیا'' کا نام دیدے گا کیونکہ آج کل عالیجناب مہاتر محمد صاحب بھی ''گوررو گوردوارا پارا'' کہتے ہوئے مسلمانوں کو ''عصری ہتھیار'' بنانے کی تبلیغ میں جٹے ہوئے ہیں۔ جو امریکی سیاست کی نظر میں ''عالمی امن کے خلاف ایک خطرناک سازش'' ہے۔ انڈونیشیاء بھی نشانہ ہے، جکارتہ میں امریکی لکژری ہوٹل کی تباہی امریکہ کے لئے فال نیک ہے ویسے کہیں حملہ کرنا ہو تو امریکہ خود اس ملک میں

خدا کرے کہ جماعت تری خلافت میں
عبودیت کے اُس مقام پہ پہنچ جائے

کہ عرش والے کریں رشک اس جماعت پہ
تری جماعت کو اندیشۂ زوال نہ ہو

وہ بے مثال ہوں دنیا میں تیرے اہل بیعت
کہ اُن سے دل کو ترے کوئی بھی ملال نہ ہو

ہر ایک فرد جماعت ہو جاں نثار ترا
کسی کے دل میں کوئی وہم اور سوال نہ ہو

ترے نظام خلافت کا دور ایسا ہو
نگاہِ بد بھی کوئی ڈالے یہ مجال نہ ہو

خدا کھلائے نئے پھول تیرے گلشن میں
اور اُسکی خوشبو کبھی قید ماہ و سال نہ ہو

تجھے سکون عطا ہو کہ تیرا چاہنے والا
کوئی غریب نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو

تری دُعاؤں کو شرف قبولیت ہو عطا
اور ایسا شرف کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو

ترے سخن میں ہو شامل وہ ارتقا کی کرن
سخنوروں میں کہیں اسطرح کمال نہ ہو

تری دعاؤں سے طالب رہے فقط مسرور
اور اسکے دل میں کوئی دوسرا خیال نہ ہو

سید اقبال احمد طالب کلکتہ

طلباء کیلئے مفید معلومات

بینک مینجمنٹ

بینکنگ اور فائنس میں ایک سال کا پی جی پروگرام درخواست:: درخواست کیلئے ادارہ کے نام میں 800 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ بنواکر پروگرام کو آرڈینیٹر کو بھیجیں۔ آخری تاریخ:: ۵ر دسمبر ۲۰۰۳

ایڈریس:۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینک مینجمنٹ پوسٹ آفس کوندھوے خورد۔ پونے۔

ویب سائٹ:۔ WWW. nibmindia.org

تصحیح معذرت کے ساتھ

بدر کے شمارہ نمبر 35 سے نمبر 37 تک تین اقساط میں ''سفر لنڈن کی ایمان افروز روئداد'' کے عنوان سے اداریہ شائع ہوا ہے جس میں لنڈن سفر کے امیر قافلہ کا نام غلطی سے مبارک شاہ صاحب لکھا گیا ہے جبکہ آپ کا نام مکرم و محترم منصور احمد شاہ صاحب ہے جو نائب امیر یوکے ہیں۔ اسی طرح اسی سفر میں مکرم مبشر احمد صاحب گوندل بھی ہمراہ تھے جن کا نام سہواً درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے قارئین سے درخواست ہے کہ اسکی تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

وشو ہندو پریشد کے جنرل سیکرٹری پروین توگڑیا کی طرف سے

دیوبندی۔ تبلیغی جماعت۔ اہل حدیث اور دعوت اسلامی پر پابندی کا مطالبہ

وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے جنرل سیکرٹری پروین توگڑیا نے ''جہادی دہشت گردی'' کے نتیجہ میں خانہ جنگی بھڑکنے کا اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے آج مرکزی سرکار سے چار تنظیموں پر فوری پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ توگڑیا نے ایک پریس کانفرنس میں دیوبند تبلیغی جماعت جماعت اہل حدیث۔ اور دعوت اسلامی پر فوراً پابندی لگائے جانے کا مطالبہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ گجرات میں گودھرا اور اکشر دھام مندر میں حملہ میں تبلیغی جماعت کا ہاتھ تھا۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ ماہ ایودھیا کوچ کے پروگرام کو واپس لینے کا کوئی سوال نہیں۔ انہوں نے بہر حال واضح کیا کہ اس میں مرکزی وزارت سے استعفیٰ کی پیشکش کر چکے ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی یا کسی دوسرے سیاسی لیڈر کو بلانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایودھیا میں مندر کی تعمیر ہندوستان کو ''ہندو راشٹر'' قرار دینے کے وی ایچ پی کے مقصد کو حصول کی سمت پہلا قدم ہے۔ ہند سماچار جالندھر 25.9.03

موجود اپنی املاک پر حملہ کرتا ہے یعنی کچھ پانے کیلئے کھونا بھی پڑتا ہے۔ تبلیغی جماعت کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ وہ تشدد سے روکتی ہے اور بندہ خدا کو ''باخدا'' بناتی ہے اور بلا امتیاز مذہب و ملت کمزوروں کا خیال رکھتی ہے اور ہر تقریر میں اپنی پندرہ منٹ کے وقفہ والی دعا میں بیماروں کو شفاء دینے، بیکاروں کو روزگار سے لگ جانے قرض داروں کا قرضہ ادا ہو جانے بیواؤں کا انتظام فرمانے پریشانوں کی پریشانی دور کرنے کے علاوہ ساری دنیا میں امن و سکون قائم ہونے کی بھی دعا کرتی ہے جو امریکی معاملات میں صریح مداخلت ہے کیونکہ امریکہ انسانی ترقی کو سخت ناپسند کرتا ہے اور پورے اخلاص کے ساتھ ہر کوشش یہی کرتا ہے کہ دنیا کا امن و سکون غارت ہو! بہر حال اللہ تعالیٰ تبلیغی جماعت کی حفاظت فرمائے۔ پلی مسجد کی بھی حفاظت فرمائے و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین! (محمد عمران اعظمی)

(مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol :52 Tuesday 30 September 2003 Issue No. 39

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

جماعت احمدیہ ایک عظیم جماعت ھے

ہم انسانیت امن اور انصاف کیلئے آپکی کوششوں پر آپکے شکر گزار ہیں

جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ25-26-27جولائی2003 کے موقع پر عزت مآب جان بوئس ممبر آف یوروپین پارلیمنٹ کے تاثرات

جان بوئس لندن میں یوروپین پارلیمنٹ کے ممبر ہیں اس سے قبل آپ Battersea کی طرف سے ممبر پارلیمنٹ تھے۔اسی طرح آپ بہت سے اعلیٰ عہدوں پر فائزرہ چکے ہیں۔ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن میں ہیلتھ ٹرانسپورٹ اور پالیسی ایڈوائزر بھی رہے۔اسی طرح آپ افریقہ ایشیا اور پیسیفک ممالک کے معاملات کو بھی ڈیل کرتے رہے۔آپ کو دیگر مذاہب کے عقائد سے اچھی واقفیت ہے۔جلسہ سالانہ برطانیہ03 کے موقعہ پر آپ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''

میں نہیں جانتا کہ آپ کتنی تعداد میں یہاں ہیں لیکن آج میں نے برطانیہ کے اخبارات میں پڑھا ہے کہ جلسہ میں آپ کی تعداد بیس ہزار ہے۔لمبے عرصہ سے میں آپ کا تعارف حاصل کرنے کیلئے کوشاں تھا لہٰذا اس موقع کو میں خوش آمدید کہتا ہوں۔یہ خوشی کا موقع ہے کہ برٹش کنزرویٹو پارٹی اور یوروپین یونین کے تمام دس ممالک احمدیوں کے اس عظیم سالانہ اجتماع پر مبارکباد دیتے ہیں۔

یہ سال اس اعتبار سے بھی ایک خوشی کا سال ہے کہ ہم حضرت مرزا مسرور احمد کو جو مسیح موعود کے پانچویں خلیفہ ہیں کے پہلے جلسہ سالانہ پر گرمجوش خوش آمدید کہتے ہیں۔اسی طرح میں حضرت مرزا طاہر احمد جو کہ ایک اچھے انسان اور ایک عظیم روحانی لیڈر تھے اور جنہوں نے احمدیہ کمیونٹی اور یونائٹڈ کنگڈم کی وسیع کمیونٹی کیلئے عظیم خدمات سرانجام دی ہیں کو سلام پیش کرتا ہوں۔میں آپ کے لنڈن میں انٹرنیشنل ہیڈکوارٹر اور لنڈن مسجد پر فخر کرتا ہوں۔

گزشتہ مہینوں میں میں احمدیہ جماعت کے ساتھ خوشی اور دُکھ دونوں تجربات میں حصہ دار بنا ہوں۔ساؤتھ لنڈن میں ایک نہایت خوبصورت اور وسیع مسجد کی تعمیر کو دیکھ کر اور ان سب کے ساتھ پرجوش جذبات میں شامل رہ کر جو کہ اس کی پلاننگ اور تعمیر میں شریک رہے مجھے بہت خوشی ہوئی۔دوسری طرف یہ سال دُکھ سے بھرا رہا۔اس اعتبار سے یہ دُکھ کا سال رہا کہ جماعت احمدیہ کے بعض ممبران کو پاکستان میں مشکلات کا سامنا رہا پھر بھی آپ کی خوشیاں مایوسیوں پر غالب ہیں۔

ہماری دُنیا نئے خطرات اور نئے جھگڑوں کا شکار ہے اس اعتبار سے اسے امن کے لئے ہماری دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ہماری دنیا طرح طرح کی تکالیف اور بے چینیوں میں مبتلا ہے اور ایک باعزم اور بااخلاق لیڈر شپ کے انتظار میں ہے یقیناً باعقیدہ لوگوں کیلئے یہی وقت ہے کہ ہر ایک کے بھلے کیلئے اور ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کیلئے ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کرنے کیلئے اور آپس میں زیادہ سے زیادہ محبتیں پروان چڑھانے کیلئے مختلف طبقات اور ممالک کے درمیان ایک کڑی کی حیثیت اپنائیں جیسا کہ قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے۔

''خدا کے دوستوں کو ڈرنا نہیں چاہئے اور نہ وہ غمگین ہوں جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ہو''۔

اسی طرح سورہ ''النور'' میں بھی یہ خوبصورت الفاظ موجود ہیں کہ یقیناً وہ خوف کی حالت کو امن اور حفاظت سے بدل دے گا۔

دو ماہ قبل میں ازبکستان میں تھا اور میں نے وہاں بخارا اور سمرقند جیسے بڑے شہروں کی زیارت کی بخارا میں میں وہاں کے امام سے ملا جنہوں نے مجھے وہاں کی مسجد دکھائی انہوں نے بتایا کہ کس طرح سٹالن کے دور حکومت میں ۲۹ ہزار سے لیکر ۳۰ ہزار مساجد کو سنٹرل ایشیا میں بند کردیا گیا اور تباہ کردیا گیا14500 اسلامی اسکولوں کو بھی بند کردیا گیا اور 45000 علماء کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔اسی طرح خورشچیف کے زمانہ میں 1000 مقدس مساجد کو بند کردیا گیا۔گورباچیف کے زمانہ تک قریباً200 مساجد سنٹرل ایشیا میں باقی رہ گئی تھیں جبکہ باقیوں کو ویئرہاؤسز وغیرہ میں استعمال کیا جارہا تھا پھر بھی عقائد کو تباہ نہیں کیا جاسکا اور جبکہ بارہ سال تک آزادی مفقود رہی اسلام پھر اپنی پوشیدہ جڑوں سے دوبارہ نشوونما پاگیا۔اور اس کی نشأۃ ثانیہ باعث مسرت ہے۔

جماعت احمدیہ ایک عظیم الشان جماعت ہے جو کہ تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ہم برطانیہ میں فخریہ آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ہم انسانیت امن اور انصاف کیلئے آپ کی کوششوں پر آپ کے شکرگزار ہیں آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔اللہ آپ سب کو خوش رکھے۔

آپ کے خطوط آپ کی رائے

اسرائیل کی من مانی آخر کب تک

یو این او کے چارٹر اور جنیوا کمیشن کے پیش نظر کسی ملک کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے ملک میں حکومت سازی میں دخل دے لیکن حال ہی میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس کی وجہ سے بین الاقوامی طور پر کافی شور اُٹھا اور اس طرح کے بیان کی شدید مذمت کی گئی ہے۔میری مراد اسرائیلی حکومت کے اس اعلان سے ہے جس میں کہا گیا کہ مسٹر یاسر عرفات فلسطینی ریاست کے صدر کو ملک سے نکال دیا جائے۔بہت دنوں تک اس خبر کے چرچے ہوتے رہے کہ مسٹر یاسر عرفات کو اسرائیل ملک بدر کرنا چاہتا ہے۔اور انہیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔اسرائیل نے متعدد مرتبہ اسپر حملے بھی کئے ہیں لیکن وہ اب تک محفوظ رہے انہیں اپنے دفتر اور مکان میں محصور بھی کیا گیا اُن کو دیگر دنیا سے الگ تھلگ بھی کیا گیا تمام رابطے کاٹ بھی دیئے گئے لیکن اس کے باوجود مسٹر یاسر عرفات کی شدت چاہت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے وہ وہاں کی عوام کے مقبول ترین لیڈر ہیں یہی وجہ ہے کہ جونہی اسرائیل نے اس قسم کا اعلان کیا تو فلسطین کے مختلف مقامات پر انکے حق میں مظاہرے ہوئے اور اُن کے فوٹو بلند کرکے اُن کے حق میں اور اسرائیل کے خلاف نعرے لگائے گئے۔یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دُنیا کے دو اہم ترین ادارے یوں ہی کیوں خاموش تماشہ دیکھ رہے ہیں۔

بڑے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ ایسا کوئی دن نہیں گذرا ہے جس دن معصوم فلسطینی عوام کو گولیوں سے چھلنی نہ کیا جاتا ہو اور جس دن وہاں کے لوگ اپنے کاندھوں پر معصوم افراد کا جنازہ اُٹھا کر قبرستان نہ لے جاتے ہیں کبھی کسی شہر میں کرفیو لگا کر تلاشیوں کے آڑ میں نوجوانوں کو مارپیٹ کر گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے تو کبھی ہوائی فائرنگ کرکے اندھادھند گولیاں چلا کر لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے۔لیکن سب دُنیا خاص کر مسلم ممالک تماشائی بن کے ان حالات کو دیکھ رہے ہیں کسی کے جوں تک نہیں رینگتی کہ وہ اس سلسلہ میں کوئی خاص قدم اُٹھائے۔آج تک مسلم ممالک کی تنظیم O.I.C کی بہت میٹنگیں ہوئیں ہیں اور بہت سے فیصلے کاغذوں میں ہوئے ہیں لیکن عملاً سامنے اب تک کچھ بھی نہیں آیا ہے یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ اسرائیل کو امریکہ کا پورا پورا ساتھ ہے وہ پس پردہ اسرائیل کی پوری مدد کر رہا ہے اس کی جھلک حال ہی میں نظر آئی جب سلامتی کونسل میں ایک قرارداد اسرائیل کے خلاف پیش کی گئی تو امریکہ نے ویٹو طاقت کا استعمال کیا اور اس طرح یہ قرارداد پاس نہ ہوسکی چونکہ حالات بہت ابتر ہوتے جارہے ہیں اسرائیل اپنی ان مذموم حرکات سے باز نہیں آتا ہے لہٰذا ابھی بھی موقع ہے کہ عرب ریاستیں اور باقی دنیا کے مسلم دیش فوری طور پر جاگیں اور مظلوم فلسطینی عوام کی ہمدردی کیلئے آگے آئیں اور جس طرح سے بھی ہوسکے اُن کی پوری پوری مناسب رنگ میں مدد کریں۔

(محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)